رسالہ شریفہ و عجالہ منیفہ

مُنیۃ النّاسکین

مطابق فتاوی

فقیہ اہلبیت آیتُ اللہ الشیخ محمد حسین النجفی مدظلہ

سرگودھا

رسالہ شریفہ

منیۃ الناسکین

(وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا)

وجوب حج کے حکم واسرار

دیگر اسلامی احکام کی طرح حج کے اندر بھی بیسیوں مصالح واسرار پوشیدہ ہیں ہم بڑے اختصار کے ساتھ ذیل میں اس کے بعض اسرار ورموز کا تذکرہ کرتے ہیں۔ و علی اللہ التکلان و ھوالمستعان

پہلی حکمت مقصد خلقت کی تکمیل

sibtain.com

خالق حکیم نے ذی عقل باہوش مخلوق کو اپنی معرفت کیلئے خلق فرمایا۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں وارد ہے۔ "کنت کنزاً مخفیافا حببت ان اعرف فخلقت الخلق لکی اعرف"

"میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو خلق کیا۔ تاکہ میری معرفت حاصل کی جائے"۔

اور ظاہر ہے کہ یہ معرفت تیرہ و تاریک قلوب واذہان میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتی جب تک ان کا تزکیہ نہ کیا جائے اور بغیر عبادت ان کا تزکیہ اور ان کی تطہیر ممکن نہیں ہے اور منجملہ عبادات شرعیہ کے ایک عظیم عبادت حج بھی ہے جس کی ادائیگی سے بوجہ احسن مقصد خلقت کی تکمیل ہوتی ہے۔

دوسری حکمت مال وزر کی محبت کا مداوا

یہ حقیقت کسی دلیل و برہان کی محتاج نہیں ہے کہ انسان پیدائشی طور پر مال و دولت سے محبت کرنے والا واقع ہوا ہے اور یہ امر بھی مسلم ہے کہ مال وزر کی محبت آدمی کو قسی القلب بنادیتی ہے۔ اور بیسیوں خرابیوں کو جنم دیتی ہے۔ ارشاد قدرت ہے۔ ” ان الانسان لیطغی ان راہ استغنی

(انسان جب دیکھتا ہے کہ وہ مالدار ہو گیا ہے تو پھر وہ سرکش بن جاتا ہے) اس لئے خالق حکیم نے آدمی پر زکوۃ و خمس جیسے عام مالی واجبات کے علاوہ صاحب استطاعت آدمی پر حج واجب کیا تاکہ اس طرح مال کی ایک معتدبہ مقدار اللہ کی راہ میں صرف کرکے مال وزر کی محبت کم کی جاسکے۔ اور اس طرح مال وزر کی خرابیوں سے تابامکان دامن کو بچایا جاسکے اور اس کے فوائد و عوائد سے دامن مراد پر کیا جاسکے۔

sibtain.com

تیسری حکمت جسم و روح کی بالیدگی

انسان جسم و روح کے مجموعہ کا دوسرا نام ہے جس میں سے ایک مادی ہے اور دوسرا غیر مادی ان کے درمیان ایک ایسا گہرا تعلق ہے کہ اگر ان میں سے کسی ایک پر کوئی کیفیت طاری ہوتی ہے تو دوسرے پر بھی ضروری اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اگرچہ حج عبادات بدنیہ میں سے ایک عبادت ہے جو اگرچہ اعضائے بدنی سے ادا کی جاتی ہے مگر ان کا اثر روح پر بھی ضرور ہوتا ہے جبکہ خلوص نیت سے ادا کی جائیں۔ لیکن حج تو ایک ایسی اعلیٰ بدنی عبادت ہے کہ جس کی ادائیگی کے وقت خداوند کریم کے جلال و جبروت کا تصور اس طرح بندہ پر غالب ہوتا ہے کہ اس کا ظاہر و باطن اس سے متاثر ہوئے بغیر

نہیں رہ سکتا۔ احرام سے پہلے غسل و نماز احرام پھر احرام کے ان سلے کپڑے زیب تن کرنا جہاں انسان کو اس کی اصلی فطرت کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ وہاں اس کے غسل میت اور کفن کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔ گویا جس موت کے بعد انسان کا دنیا سے تعلق بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ احرام باندھنے سے جزوی طور پر اس کا دنیا اور اس کے فوائد سے اس طرح تعلق منقطع ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایسے موقع پر تلبیہ (لبیک) کہا جاتا ہے لبیک اللھم لبیک میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ یہ صدا کیا ہے؟ خالق کی خدمت کی ادائیگی کا ترانہ ہے۔ اس کے بعد خانہ خدا کا طواف کرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح پروانہ شمع کے اردگرد چکر لگاتے لگاتے آخر اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیتا ہے۔ میں بھی اپنی جان و مال نثار کرنے کیلئے تیار ہوں۔

پھر حجر اسود کا بوسہ دینے میں شعائر اللہ کی تعظیم کا اظہار مقصود ہے۔

sibtain.com

ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب۔ کیونکہ شعائر اللہ کی تعظیم قلبی تقویٰ اور دلی پرہیزگاری کی علامت ہے۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے سے جناب حاجرا کے بے تابانہ دوڑنے اور پھر قدرت خدا سے زم زم کا چشمہ پھوٹنے کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ پھر میدان عرفات کا عظیم اجتماع و وقوف ایک حاجی کی نگاہ میں قیامت کا منظر پیش کرتا ہے۔ اس لئے بندہ وہاں اپنی گذشتہ عمر کی تمام غلطیوں اور کوتاہیوں کی معافی مانگتا ہے اور آئندہ زندگی خدا کے حکم کے مطابق گذارنے کا خدا سے عہد و پیمان کرتا ہے۔

پھر منیٰ میں رمی جمرات اور قربانی کرکے اور سر منڈوا کر آدمی جہاں سنت خلیل کو زندہ کرتا ہے وہاں اپنی روحانی قربانی کی تمثیل بھی پیش کرتا ہے۔ وذالک

هوالفوز المبین۔

چوتھی حکمت حضرت خلیل کے کارناموں کی یاد

حج سے حضرت ابراھیم علیہ السلام کے عظیم کارنامہ کی یاد تازہ ہوتی ہے اور یہ بات خالق حکیم کو پسند ہے کہ اسلاف کے عظیم کارناموں کو یاد رکھا جائے تاکہ اس طرح اخلاف کو اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کا موقع مل سکے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لخت جگر کو قربان کرنے کا جو خواب دیکھا تھا اور باپ بیٹے نے اس پر لبیک کہا تھا مگر جس وقت بیٹے کو لٹا کر قربان کرنا چاہا اور چھری چلائی تو دیکھا کہ بیٹا صحیح کھڑا ہے اور دنبہ ذبح ہو گیا ہے۔ تو آواز قدرت آئی۔ "یا ابراھیم قدصدقت الرئویا انا کذلک نجزی المحسنین" (پ ۲۳ صفت) (اے ابراھیم! تو نے اپنا خواب سچا کر دکھایا ہے۔ ہم نیکوکاروں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں) ۔جس طرح حضرت ابراھیم حکم خدا کی تکمیل میں دور دراز مقام سے یہاں آئے تھے اور یہاں پہنچ کر چند مخصوص عمل بجالائے تھے۔ اسی طرح ہم بھی دور دراز مسافت طے کر کے رحمت وبرکت ایزدی کے مہبط خاص پر حاضری دیتے ہیں۔ اور اس عظیم قربانی کی روح کو زندہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی دور کی طرح حاجی ان سلے اور سادہ کپڑے پہن کر خدا کے حضور نذر پیش کرنے جاتے ہیں۔ اس لئے ان دنوں میں نہ سر منڈواتے ہیں نہ دنیا کی عیش وعشرت کے قریب جاتے ہیں۔ نہ خوشبو لگاتے ہیں نہ شکار کرتے ہیں اور نہ لذائذ دنیا کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ اور حضرت ابراھیم علیہ السلام کی لبیک اللھم لبیک کا ترانہ پڑھتے ہوئے اس مقدس زمین پر قدم رکھتے ہیں اور

sibtain.com

اپنے آپ کو روحانی طور خدا کی قربان گاہ پر نذر کرنے کی خاطر سات مرتبہ اس کے مقدس حجر کا طواف کرتے ہیں اور دو مقدس پہاڑیوں (صفاء اور مردہ) کے درمیان سعی کرتے ہیں جہاں جناب خلیل قربانی دینے کیلئے دوڑتے ہوئے گئے تھے۔ (یا جناب ھاجرا پانی کی تلاش میں یہاں دوڑیں تھیں) ہم بھی وہاں دوڑتے ہیں اور بخشش گناہ کی دعا مانگتے ہیں اور مقام عرفات میں جہاں جناب خلیل اللہ سے لے کر محمد رسول اللہ تک تمام انبیاء و مرسلین اسی حالت میں یہاں کھڑے ہوئے ہم بھی وہاں کھڑے ہو کر اپنی گذشتہ کوتاہیوں کی معافی مانگتے ہیں اور آئندہ اللہ تعالی کی منشا و رضا کے مطابق زندگی گذارنے کا عہد و پیماں باندھتے ہیں۔ پھر مزدلفہ میں رات گذار کر منی میں جناب خلیل خدا کی تقلید و تاسی میں شیطان کو کنکر مارتے ہیں۔ جس نے اس عظیم قربانی میں خلل اندازی کرنا چاہی تھی۔ اور جناب خلیل نے اسے کنکر مارے تھے اور پھر قربانی کر کے سر منڈواتے ہیں اور یہ اس پرانی رسم کی تجدید ہے کہ نذر دینے والے جب نذر کے ایام پورے کر لیتے تھے تو سر منڈواتے تھے۔ الغرض بقول بعض علماء۔ "ان ابراہیمی مراسم کے مجموعہ کا نام اسلام میں "حج" ہے۔"

اس تفصیل سے واضح ہے کہ حج کے تمام اعمال عہد قدیم کے طریق عبادت کی یادگار ہیں تاکہ انسانیت کی روحانی ترقی کے دور کا آغاز ہماری آنکھوں کے سامنے جلوہ گر رہے۔ تاکہ ان واقعات کی روشنی میں ہمیں اپنے گناہ معاف کروانے شریفانہ زندگی گذارنے اور اپنی اصلاح احوال کرنے کا موقع ملتا رہے۔ حج کے انہی واقعات و مقامات کو "شعائر اللہ" اور "حرمات اللہ" کہا گیا ہے۔ اور ان کی تعظیم و تکریم کو "تقوی القلوب" قرار دیا گیا ہے۔ و من یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی

sibtain.com

القلوب (پ ۴ س حج ع ۱۱)

پانچویں حکمت اسلامی مساوات کا اظہار

اسلامی احکام و اوامر اور حدود و تعزیرات وغیرہ میں مساوات اسلام کا بنیادی نظریہ ہے اس کا وجہ اتم واکمل مظاہرہ حج کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اگرچہ نماز بھی اس مساوات کا ایک محدود نمونہ پیش کرتی ہے جہاں شاہ و گدا اور بندہ و بندہ نواز ایک صف میں شانہ بشانہ کھڑے نظر آتے ہیں۔ مگر اس مساوات کا مظہر اتم فریضہ حج کی ادائیگی کے وقت نظر آتا ہے۔ جب پورے عالم کے امیر و فقیر شاہ و گدا بندہ و بندہ نواز ایک لباس ایک صورت اور ایک ہی جگہ خدا کی بارگاہ میں حاضری و حضوری دیتے ہیں اور

جب تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

sibtain.com

کا عملی مظاہرہ کرتے ہیں۔

چھٹی حکمت مسلمانوں کی اجتماعی شوکت و مرکزیت کا مظاہرہ

اتفاق و اتحاد کی برکتیں اور تفرقہ و انتشار کی نحوستیں کسی وضاحت کی محتاج نہیں ہیں۔ اسی لئے خدائے بزرگ و برتر نے بار بار قرآن میں اتفاق و اتحاد کا حکم دیا ہے۔ اور انتشار و افتراق سے روکا ہے۔ اسلام میں اسی تفرقہ بازی سے بچنے اور وحدت کے دامن کو تھامنے کیلئے شب و روز پنجگانہ نماز کے اجتماع سے ہفتہ وار (جمعہ) کا اجتماع بڑا ہے۔ اور اس سے عیدین کے اجتماع بڑے ہیں۔ مگر پھر بھی محدود ہیں۔ ان کا دائرہ کار محدود ہے۔ اور حلقہ کم۔ مگر حج کے ذریعہ خالق حکیم نے اپنی حکمت بالغہ سے ہر سال (گو ہر صاحب استطاعت کی زندگی میں ایک بار) ایک ایسے عالمی عظیم اجتماع کا انتظام کیا

ہے جسے حج کہا جاتا ہے جس کی اقوام عالم کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں ملتی اور مسلمانوں کی اس اجتماعی ہیئت سے مسلمانوں کی ہیبت اور اسلام کی شان و شوکت اور حشمت و جلالت کا وہ عدیم المثال مظاہرہ ہوتا ہے جس کی نظیر نہ دنیا کا کوئی مذہب پیش کر سکتا ہے اور نہ کوئی قوم اس کی مثال پیش کر سکتی ہے۔

جغرافیائی طور پر گو مسلمان مختلف ملکوں اور علاقوں میں رہتے ہیں مختلف زبانیں بولتے ہیں مختلف طریقہ کے لباس پہنتے اور مختلف انداز سے زندگی گذارتے ہیں مگر وہ جب خانہ کعبہ کو اپنا روحانی مرکز جانتے ہیں اور اس کا عملی نمونہ ایام حج میں پیش کرتے ہیں جن دنوں میں تمام انسانی اختراعی زنجیریں ٹوٹ جاتی ہیں اور تمام اقوام و افراد عالم ایک ملتب ایک لباس اور ایک وضع میں ایک دوسرے کے دوش بدوش اس طرح نظر آتے ہیں کہ گویا ایک ہی خاندان کے افراد ہیں اور پھر ایک ہی زبان میں اپنے خالق سے باتیں کرتے ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ تمام عالم کے اہل اسلام جو اپنے ممالک میں مختلف اقتصادی سیاسی اور معاشرتی مسائل سے دوچار اور مختلف حالات میں گرفتار ہیں وہ ایک دوسرے کے حالات و واقعات سے واقف و آگاہ ہوں۔ اور پھر سر جوڑ کر بیٹھیں۔ اور باہمی اتفاق و اتحاد سے ان مسائل کا کوئی ٹھوس حل تجویز کریں۔ اسلام و مسلمانوں کی ترقی و رفاہیت کے پروگرام مرتب کریں اور مسلمانوں کی مشکلات و مصائب کا کوئی اجتماعی حل ڈھونڈیں۔ اگر اس تناظر میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حج اسلام کا صرف مذہبی رکن ہی نہیں بلکہ وہ اخلاقی' معاشرتی' اقتصادی اور سیاسی یعنی قومی و عملی زندگی کے ہر رخ اور پہلو پر حاوی اور مسلمانوں کی عالمگیر بین الاقوامی حیثیت کا سب سے بلند منارہ ہے۔

sibtain.com

ور سب سے بڑی عالمی اسلامی کانفرنس ہے جس سے ان تمام مسائل کا حل وابستہ ہے
(سیرت النبی)

وھوا الموفق و ہوالمعین و الحمدللہ رب العالمین ۔

حج کی فرضیت واہمیت

حج اسلام کے ان بنیادی ارکان بلکہ ضروریات میں سے ایک ہے کہ جن کا منکر دائرہ اسلام سے خارج متصور ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشاد قدرت ہے۔ وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا و من کفر فان اللہ غنی عن العالمین (پ ۳ س ال عمران ع ۱) "اور کل آدمیوں کے ذمہ خدا کیلئے اس بیت اللہ کا حج کرنا (واجب) ہے جس کو (بھی) اس تک (پہنچنے کی) راہ میسر ہو جائے (ترجمہ مقبول)۔ اس آیت مبارکہ سے بعبارۃ النص واضح ہوتا ہے کہ مقررہ شرائط کے ساتھ حج کے واجب ہونے کے بعد اسے ادا نہ کرنا خالق اکبر کی نگاہ میں کفر ہے۔ اور اس کی تائید مزید متعدد حدیثوں سے ہوتی ہے۔ ایک حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امیرؑ کو خطاب کر کے فرماتے ہیں یا علی ! من وجب علیہ الحج و سوف لیموتن علی غیردینی "یا علی! جس بندے پر حج واجب ہو اور وہ برابر ٹال مٹول کرتا رہے حتی کہ اسی حالت میں مرجائے تو وہ میرے دین اسلام پر نہیں مرے گا۔" (من لا یحضرہ الفقیہ) دوسری حدیث میں وارد ہے۔ من سوف الحج حتی یموت بعثہ اللہ یوم القیامتہ یہودیاً او نصرانیاً

"جو شخص (باوجود مستطیع ہونے کے) حج کو ٹالتا رہے یہاں تک کہ مر جائے تو بروز محشر خدا اسے یہودی یا نصرانی محشور فرمائے گا۔ (وسائل الشیعہ) ایک اور حدیث میں وارد ہے۔ من مات و ھو صحیح موسر ولم یحج فھو ممن قال اللہ تعالیٰ و نحشرہ یوم القیامتہ اعمیٰ" جو آدمی اس حال میں مر جائے کہ باوجود تندرست و توانا و مالدار ہونے کے اس نے حج ادا نہ کیا ہو تو وہ ان لوگوں میں سے جن کے بارے میں خدا فرماتا ہے کہ ہم انہیں قیامت کے دن اندھا محشور کریں گے۔ (وسائل الشیعہ) اور درج ذیل حدیث سے بھی اس مطلب کی تائید مزید ہوتی ہے۔

بنی الاسلام علی خمس الصلواۃ و الزکواۃ والحج والصوم والولایتہ۔ اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر قائم ہے نماز' زکواۃ' حج' روزہ' اور ولایت اہل بیت۔ (فروع کافی) اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ان پانچ ارکان میں سے اگر کوئی ایک رکن بھی گر جائے تو پورے اسلام کی عمارت منہدم ہو جاتی ہے

فریضہ حج کی ادائیگی کا ثواب

احادیث اہل بیت میں حج کے ثواب ہائے بے پایاں مذکور ہیں۔ اہل ایمان کی جلاء ایمانی کی خاطر یہاں دو چار مختصر احادیث مع ترجمہ پیش کی جاتی ہیں

۱۔ حضرت امام جعفر صادقؑ اپنے آباؤ اجداد طاہرین کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

فرمایا الحجتہ ثوابھا الجنتہ والعمرۃ کفارۃ لکل ذنب یعنی حج کا ثواب جنت ہے اور عمرہ کا ثواب ہر گناہ کا کفارہ ہے (وسائل الشیعہ)

۲۔ نیز یہی بزرگوار اپنے والد ماجد (حضرت امام محمد باقرؑ) سے روایت فرماتے ہیں فرمایا۔

من ام هذا البيت حاجا او معتمرا مبرا

من الكبر رجع من ذنوبه كهيئته يوم ولدته امه جو شخص خانہ خدا کا قصد کرے بمقصد حج یا مقصد عمرہ (مفردہ) بشرطیکہ تکبر سے پاک ہو تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے کہ جس طرح وہ شکم مادر سے پیدا ہوا تھا۔ (ایضا)

۳۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے فرمایا ان الدرهم في الحج افضل من الفي درہم فيما صرفه في سبيل الله۔ حج میں ایک درہم خرچ کرنا دوسرے کاموں میں دو ہزار درہم خرچ کرنے سے بہتر ہے (ایضا)

۴۔ بعض روایات میں وارد ہے کہ سونے کا ایک کوٹھا راہ خدا میں خرچ کرنے سے جو ثواب ملتا ہے ایک حج کا ثواب اس سے زیادہ ہے (ایضا)

۵۔ متعدد روایات میں وارد ہے کہ حاجی جب ارکان حج سے فارغ ہوتا ہے تو اسے ندا آتی ہے "استانف العمل" نئے سرے سے عمل کر (کیونکہ تیرے تمام سابقہ گناہ معاف ہو گئے ہیں) (ایضا)

فریضہ حج ادا نہ کرنے کا عقاب

بکثرت آیات و روایات میں ترک حج کی مذمت وارد ہوئی ہے۔ اس قسم کی احادیث کا ایک شمہ ابھی حج کی فرضیت و اہمیت کے عنوان کے ذیل میں بیان ہو چکا ہے ذیل میں ایک دو حدیثیں مزید ذکر کی جاتی ہیں

۱۔ حضرت امیرؑ اپنی وصیت میں فرماتے ہیں۔ لا تتركوا حج بيت ربكم

sibtain.com

فتهلکوا ۔اپنے پروردگار کے گھر کی حج کو ترک نہ کرنا' ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔
(وسائل الشیعہ)

۲۔ حضرت امام جعفر صادق سے ایک طویل حدیث کے ضمن میں مروی ہے فرمایا
من ترک فقد کفر و کیف لا یکفر و قد ترک شریعته من شرائع الاسلام کہ جو فریضہ حج کو ترک کرے وہ کافر ہے بھلا کیونکر کافر نہ ہو جبکہ اس نے اسلامی احکام میں سے ایک عظیم حکم کو ترک کر دیا ہے۔(ایضا)

وجوب حج کے شرائط کا بیان

وجوب حج کے عمومی شرائط از قسم بلوغ و عقل کے علاوہ بڑی شرط استطاعت (طاقت و قدرت) ہے۔اور یہ استطاعت چند چیزوں سے ثابت ہوتی ہے۔(۱) زاد سفر یعنی سفر حج کے جانے آنے کے اخراجات رکھتا ہو۔(۲) سواری یا اس کا کرایہ موجود ہو۔(۳) اپنے واپس آنے تک کیلئے اپنے اہل و عیال کا خرچہ بھی موجود ہو۔(۴) واپس لوٹنے کے بعد بھی گذر اوقات کا کوئی ذریعہ موجود ہو (۵) راستہ کھلا ہو۔یعنی دشمن وغیرہ کی وجہ سے راستہ میں کوئی خطرہ نہ ہو (۶) مرض وغیرہ کی وجہ سے کوئی عقلائی مانع نہ ہو (۷) ایسا بڑھاپا نہ ہو جس کی وجہ سے سفر نہ کر سکے (۸) وقت کے دامن میں وسعت ہو کہ حج بجا لا سکے

آداب حج کا بیان

اور یہ آداب حج بالفاظ دیگر آداب سفر حج ہیں۔جو اگرچہ بکثرت ہیں مگر ہم اختصار کے پیش نظر چند آداب کے تذکرہ پر اکتفا کرتے ہیں حاجی یا عام مسافر کو چاہئے کہ

sibtain.com

(۱) روانگی سے پہلے حسب استطاعت صدقہ دے

(۲) منگل جمعرات یا ہفتہ کے دن سفر کرے۔ان میں سے بھی ہفتہ کو فضیلت ہے۔

(۳) سفر سے پہلے غسل کر کے دو رکعت نماز برائے سلامتی سفر پڑھ کر دعائے خیر مانگے۔

(٤) روانگی سے پہلے اپنے اہل و عیال سے الوداع کرتے وقت وہ دعائیں پڑھے جو مفاتیح الجنان زاد المعاد اور حلیۃ المتقین وغیرہ کتابوں میں مذکور ہیں

(۵) سوار ہوتے وقت بسم اللہ پڑھے

(٦) حالت سفر میں اپنے اخلاق کو ٹھیک رکھے

(۷) بادام تلخ کی چھڑی ہمراہ رکھے۔

sibtain.com

(۸) تنہا سفر کرنے سے اجتناب کرے۔

(۹) قمر در عقرب میں سفر کرنے سے اجتناب کرنے اور اگر مجبوراً کرنا پڑے تو کچھ صدقہ دے

(۱۰) روانگی کے وقت نیز ہر رات آیت الکرسی کی تلاوت کرے

(تلک عشرۃ کاملۃ)

اقسام حج کا بیان

حج کی تین قسمیں ہیں (۱) حج قران (۲) حج افراد (۳) حج تمتع مشہور و منصور قول کی بنا پر جو لوگ مکہ یا اس کے چاروں طرف اڑتالیس میل کے اندر رہتے ہیں ان کا فریضہ حج قران یا افراد ہے (اگرچہ وہ ان کو حج تمتع کے ساتھ بدل سکتے ہیں) اور جو لوگ مکہ

کے چاروں طرف اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ مسافت پر باہر رہتے ہیں ان کا فریضہ حج تمتع ہے اور یہی قسم تمام اقسام حج سے اعلیٰ وارفع واتم ہے اور اس وقت اسی قسم کا بیان کرنا یہاں مطلوب ہے

حج تمتع کے مناسک واعمال کا اجمالی بیان

سو مخفی نہ رہے کہ حج تمتع دو چیزوں کا نام ہے۔(۱) عمرہ تمتع (۲) حج تمتع اور ان ہر دو کے اعمال کا جامع خلاصہ یہ ہے کہ (۱) عمرہ تمتع۔ پانچ اعمال پر مشتمل ہے۔(۱) میقات سے احرام باندھنا۔(۲) طواف کرنا۔(۳) دو رکعت نماز طواف پڑھنا۔(۴) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ (۵) تقصیر کرنا اور حج تمتع تیرہ اعمال پر مشتمل ہے۔(۱) مکہ سے احرام باندھنا۔(۲) وقوف عرفات۔(۳) وقوف مشعر الحرام۔(۴) منیٰ میں جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا۔ (۵) قربانی کرنا (۶) حلق یا تقصیر کرنا (۷) طواف حج کرنا (۸) دو رکعات نماز طواف پڑھنا (۹) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا (۱۰) طواف نساء کرنا (۱۱) دو رکعت نماز طواف پڑھنا (۱۲/۱۱) ذی الحج کی رات منیٰ میں گذارنا (۱۳) ۱۲/۱۱ ذی الحج کے دن تینوں جمروں کو کنکریاں مارنا

——(اب ذیل میں ان مذکورہ بالا اجمالی اعمال کی تفصیل بیان کی جاتی ہے)

(۱) احرام

جس طرح ہر عبادت کیلئے معین اوقات ہوتے ہیں اسی طرح فریضہ حج کیلئے بھی کچھ اوقات مقرر ہیں۔ جن میں سے بعض کا تعلق زمان کے ساتھ ہے۔ اور بعض کا مکان کے ساتھ اور ان کو اصطلاح شریعت میں "مواقیت" کہا جاتا ہے

sibtain.com

جہاں تک زمانی مواقیت کا تعلق ہے تو وہ تین ماہ ہیں۔ جن کو شہر الحج کہا جاتا ہے (۱) شوال (۲) ذی القعدہ (۳) اور ذی الحجہ کا عشرہ اولی

اور جہاں تک مکانی مواقیت کا تعلق ہے تو وہ پانچ ہیں جو مختلف دیار و امصار کے رہنے والوں یا ان مقامات سے گذرنے والوں سے تعلق رکھتے ہیں

۱۔ مسجد شجرہ

(جسے **ذوالحلیفہ** بھی کہا جاتا ہے) جو مدینہ منورہ سے قریبا سات کلو میٹر کی مسافت پر واقع ہے یہ وہاں کے رہنے والوں، مدینہ منورہ کے ساکنوں اور وہاں سے گذرنے والوں کا میقات ہے۔

۲۔ وادی عقیق

جو کہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹۴ کلومیٹر فاصلہ پر ایک بستی کا نام ہے اور یہ وہاں کے رہنے والوں کے علاوہ عراق، ایران، شام، اور دیگر مشرقی ممالک سے تعلق رکھنے والوں یا وہاں سے گذرنے والوں کا میقات ہے۔

۳۔ جحفہ

یہ مکہ سے تقریباً ۱۴۶ کلو میٹر کے فاصلے پر ایک بستی کا نام ہے جو رابغ کے قریب ہے جو آج کل غیر آباد ہے۔ یہ وہاں کے رہنے والوں اور مصر و شام اور مغربی ممالک کے لوگوں کا میقات ہے

۴۔ قرن المنازل

یہ مکہ سے قریباً ۹۴ کلو میٹر کے فاصلہ پر طائف کے قریب ایک پہاڑی (اور اس کے

پاس واقع آبادی) کا نام ہے یہ وہاں کے رہنے والوں کے علاوہ طائف مجد اور وہاں سے گزرنے والوں کا میقات ہے۔

۵۔ یلملم

یہ ایک پہاڑی کا نام ہے جو یمن یا پاک وہند کے رہنے والوں یا خشکی یا تری کے راستہ سے وہاں سے گزرنے والوں کا میقات ہے جو کہ مکہ مکرمہ سے قریبا ۹۴ کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

مسائل واحکام

مسئلہ ا۔ ان مواقیت کا علم حاصل کرنا واجب ہے اور اگر کسی وجہ سے علم و یقین حاصل نہ ہو سکے تو پھر ظن غالب پر اکتفا کرنا بعید نہیں ہے۔

sibtain.com

مسئلہ ۲۔ ان مواقیت سے گزرنے والوں کیلئے احرام باندھے بغیر گزرنا جائز نہیں ہے اگرچہ دراصل اس کا میقات کوئی اور مقام ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ ۳۔ گر کوئی شخص ان مواقیت سے نہ گزرے تو جو میقات سب سے پہلے آئے اس کی محاذات (برابر) سے احرام باندھنا لازم ہے مخفی نہ رہے کہ محاذات سے مراد یہ ہے کہ اگر یہ شخص روبقبلہ کھڑا ہو تو وہ میقات اس کی دائیں یا بائیں طرف واقع ہو۔

مسئلہ ۴۔ اگر کوئی شخص ایسے راستے سے سفر حج کرے جس راستہ میں ان مواقیت میں کوئی میقات واقع نہ ہو اور نہ ہی ان کی محاذات! تو پھر حتی الامکان کسی میقات سے گزرنا اور وہاں سے احرام باندھنا ضروری ہے اور اگر کسی وقت یا کسی اور مانع کی وجہ سے ایسا نہ کر سکے تو پھر دو باتوں میں سے ایک ضروری ہے (ا) نذر کرے کہ مثلاً اگر خدا

اے سلامتی کے ساتھ فلاں جگہ (یہاں کسی جگہ کا نام لے جو میقات سے یقیناً پہلے آتی ہو) تک پہنچا دے تو وہ وہاں سے عمرہ تمتع کا احرام باندھے گا اس طرح پھر وہ اس مقام منذور سے احرام باندھے گا (۲) اور اگر ایسا بھی نہ کرے تو پھر "ادنی الحل" سے احرام باندھ سکتا ہے اس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے حرم کی حد شروع ہوتی ہے تاکہ بغیر احرام کے حدود حرم میں داخل نہ ہو۔

مسئلہ ۵۔ بعض لوگ حالت اختیاری بغیر نذر وغیرہ جدہ یا کسی اور جگہ سے احرام باندھ لیتے ہیں ایسا کرنا نہ صحیح ہے اور نہ ہی کافی ہے واضح ہو کہ احرام خواہ عمرہ کا ہو یا حج کا اس کے کچھ واجبات ہیں اور کچھ محرمات، کچھ مستحباب ہیں اور کچھ مکروہات جن کو ترتیب وار مگر بڑے اختصار کے ساتھ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

sibtain.com

واجبات احرام

اور وہ تین ہیں۔ (۱) لباس (۲) نیت (۳) تلبیہ

لباس احرام۔ وہ ان سلی دو چادریں ہیں جن میں سے ایک بطور تہمند باندھی جاتی ہے اور دوسری کاندھوں پر ڈالی جاتی ہے۔ سلا ہوا لباس اتارتے وقت اور لباس احرام پہنتے وقت یہ الفاظ کہے کہ میں سلا ہوا لباس اتارتا اور ان سلا لباس احرام اوڑھتا ہوں واسطے عمرہ تمتع کے واجب قربۃً الی اللہ۔

مسائل و احکام

مسئلہ ۱۔ لباس احرام ایسا ہونا ضروری ہے کہ جس میں نماز پڑھنا صحیح ہو لہذا مرد کیلئے ریشم کے کپڑے میں احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۔ تہمد والی چادر کیلئے لازماً اور دوسری چادر کیلئے احتیاطاً ساتر بدن ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ ۳۔ دونوں چادریں ان سلی ہوں ہاں البتہ علی الاقوی عورت سلے ہوئے کپڑوں میں احرام باندھ سکتی ہے جس کے جواز پر علامہ حلی نے کتاب تذکرہ میں اجماع کا دعوی کیا ہے۔

مسئلہ ۴۔ احرام کی ان چادروں کو بوقت الضرورت تبدیل بھی کیا جا سکتا ہے البتہ ایک روایت صادق ؑ کی بنا پر انہی کپڑوں میں طواف کرنا افضل ہے جن میں احرام باندھا تھا۔

مسئلہ ۵۔ حج کے بعد ان کپڑوں کا فروخت کرنا مکروہ ہے بلکہ افضل یہ ہے کہ ان کو کفن قرار دیا جائے۔

sibtain.com

۲۔ نیت۔ باب الصلوۃ میں تفصیل کے ساتھ نیت کی حقیقت بیان کی جا چکی ہے خلاصہ یہ ہے کہ نیت نہ ان مخصوص الفاظ کی ادائیگی کا نام ہے جنہیں عوام نیت سمجھتے ہیں اور نہ ہی ان الفاظ کی ذہن میں تصویر کشی کے قصد کا نام نیت ہے جسے متوسط قسم کے لوگ نیت جانتے ہیں بلکہ کسی کام کے اصلی محرک اور قلبی داعی کے تصور سے اس فعل کی بجا آوری کے قصد کا نام نیت ہے جو انسان کو کسی کام کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ اور نیت میں قصد قربت ضروری ہے ورنہ قربت کے بغیر نہ صرف یہ ہے کہ نیت بیکار ہو جاتی ہے بلکہ وہ جسم بلا روح بن کر رہ جاتی ہے۔

یہ جو اکثر فقہاء کرام کے کلام میں مذکور ہے کہ حج کے ہر فعل کی نیت لفظوں میں کرنی چاہیے اور اس کی تائید میں بعض اخبار و آثار بھی پیش کیے جاتے ہیں کہ

فلاں عمل کرنے سے پہلے یوں کہو اور فلاں عمل سے پہلے یوں کہو تو اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ یہ اعمال بجالاتے وقت یہ الفاظ کہنے مستحب ہیں نہ یہ کہ یہ نیت ہے فلا تغفل (وہذا من خصائص الحج) اور وہ الفاظ یہ ہیں میں حج تمتع کے عمرہ کا احرام باندھتا ہوں قربتہ الی اللہ

توضیح

احرام باندھنے کیلئے حدث اصغریا اکبر سے پاک ہونا ضروری نہیں ہے اس لئے بغیر وضو یا غسل بھی احرام باندھا جاسکتا ہے اگرچہ باطہارت ہو کر باندھنا مستحب ہے کما سیاتی بیانہ انشاء اللہ

تلبیہ

sibtain.com

جس طرح تکبیرۃ الاحرام (اللہ اکبر) کہنے سے نماز کا احرام بندھ جاتا ہے۔ اسی طرح تلبیہ کہنے سے عمرہ یا حج کا احرام منعقد ہو جاتا ہے۔ اور وہ تلبیات اربعہ یہ ہیں۔ لبیک **اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْک** ہاں البتہ احوط یہ ہے کہ تلبیات اربعہ اس طرح ادا کے جائیں۔ "**لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَتَه لَکَ وَالْمُلْکِ لَا شَرِیْکَ لَکَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ تَمَا مِھا عَلَیْکَ لَبَّیْکَ** "۔

وضاحت

نماز کی سورتوں کی طرح ان کلمات کا صحیح طریقہ سے ادا کرنا واجب ہے اور اگر کوئی شخص میقات پر تلبیہ کہنا بھول جائے تو پھر واپس جا کر وہاں تلبیہ کہنا واجب ہے۔

نوٹ:۔ اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، نماز کے بعد اور سوار ہوتے وقت "سواری کی حرکت کے وقت" کسی سے ملاقات کے وقت، بلندی پر چڑھتے وقت، پستی پر اترتے وقت برابر تلبیہ جاری رکھا جائے۔ عمرہ تمتع میں مکہ کے گھر دیکھنے تک اور حج تمتع میں ظہر عرفہ تک یہ سلسلہ جاری رکھا جائے۔

احرام باندھنے سے جو چیزیں محرم پر حرام ہو جاتی ہیں ان کو محرمات احرام کہا جاتا ہے اور یہ کل چھبیس ہیں۔

(۱) شکار کرنا (۲) جماع کرنا (۳) بوس و کنار کرنا (۴) بنظرِ شہوت عورت کی طرف نگاہ کرنا (۵) مشت زنی کرنا (۶) اپنا یا کسی اور کا عقد کرنا (۷) نکاح کا گواہ بننا (۸) خوشبو استعمال کرنا (۹) مرد کیلئے سلے ہوئے کپڑے پہننا (۱۰) موزہ یا ایسی جراب کا پہننا جس سے تمام پشت پا چھپ جائے (۱۱) بقصد زینت سرمہ لگانا (۱۲) آئینہ دیکھنا (۱۳) جھوٹ بولنا بالخصوص خدا و مصطفیٰ اور آئمہ ھدیٰ پر اور کسی کو گالی گلوچ دینا (۱۴) لڑنا جھگڑنا (۱۵) بدن یا کپڑوں کے کیڑوں اور جوؤں وغیرہ کو مارنا (۱۶) زینت کرنا خواہ انگوٹھی پہننے سے ہی ہو یا مہندی لگانے سے (۱۷) بدن پر تیل یا گھی لگانا (۱۸) اپنے یا کسی دوسرے کے بدن سے بال دور کرنا (۱۹) مرد کیلئے اپنے تمام یا بعض سر کا ڈھانپنا (۲۰) عورت کیلئے نقاب وغیرہ سے منہ کا ڈھانپنا (۲۱) مرد کیلئے چلتے وقت سایہ کے نیچے چلنا (۲۲) بدن سے کسی طرح بھی خون کا نکالنا (۲۳) دانت اکھاڑنا (۲۴) ناخن کاٹنا (۲۵) حرم کا درخت یا گھاس اکھیڑنا (۲۶) ہتھیار اٹھانا۔

sibtain.com

ان محرمات کی بقدر ضرورت وضاحت:۔

۱۔جو شکار محرم پر حرام ہے اس سے مراد جنگلی اور صحرائی جانور کا شکار ہے خوا
حلال گوشت ہو اور خواہ حرام عام اس سے کہ خود شکار کرے یا کسی شکاری کی مدد کرے
یا شکار کا پتہ بتائے یا اس کا گوشت کھائے ہاں سمندری جانوروں کے شکار میں کئی حرج
نہیں ہے اسی طرح اہلی (پالتو) جانوروں کے ذبح کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں
ہے۔

۲۔محرمات نمبر ۲'۳'۴' سے مراد زوجہ ہے منکوحہ یا ممتوعہ اور جہاں تک اجنبیہ کا
تعلق ہے تو اس کے ساتھ تو یہ افعال ہر حال میں حرام ہیں اس میں حالت احرام
وغیرہ کی کوئی قید نہیں ہے۔نیز اس سلسلہ میں عورت کے بھی یہی احکام ہیں۔کہ وہ
اپنے شوہر کے ساتھ یہ افعال نہیں کر سکتی۔

sibtain.com

۶۔اس صورت میں نکاح باطل سمجھا جائے گا۔

۸۔کوئی خوشبو کسی بھی طور پر سونگھ کر یا کپڑے یا بدن پر مل کر ہاں اس سے خلوق کعبہ
(جو کہ وہاں کا ایک خوشبودار گھاس ہے) **مستثنی** ہے نیز خوشبودار پھل کھانے
میں کوئی حرج نہیں ہے ۹۔اس سے مراد صرف سیاہ سرمہ ہے لیکن اگر سیاہ نہ ہو تو
اس کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ اس میں کسی خوشبودار چیز کی
آمیزش نہ ہو۔

۱۳۔ اگرچہ یہ چیز حالت احرام کے علاوہ بھی حرام ہے۔مگر حالت احرام میں اس کی
حرمت مغلظ ہے ارشاد قدرت ہے "فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج"

۱۷۔ بقصد زینت انگوٹھی پہننا حرام ہے لہذا اگر سنت سمجھ کر پہنی جائے خصوصاً جب کہ اس کا نگینہ عقیق یا فیروزہ وغیرہ کا ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے اسی طرح عورت کیلئے بغرض زیب وزینت نیا زیور پہننا بھی حرام ہے ہاں البتہ اگر احرام کے وقت اس نے کوئی زیور پہن رکھا ہو تو اس کا اتارنا ضروری نہیں ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس کا اظہار نہ کرے۔

۱۸۔ ہاں وہ بال جو باعث بیماری ہوں یا جن کی وجہ سے بکثرت جوئیں پڑ جائیں یا آنکھ میں اگ جائیں جن کی وجہ سے اذیت ہوتی ہو تو ان کے زائل کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے یا اگر وضو یا غسل کرتے وقت خود بخود گر جائیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۹۔ بیداری ہو یا نیند ہر حال میں سر کا کھلا رکھنا واجب ہے یاد رہے کہ کان بھی سر میں داخل ہیں اور غوطہ لگانے کا حکم سر چھپانے جیسا ہے۔ (کہ وہ بھی حرام ہے)

sibtain.com

۲۱۔ حالت احرام میں چلتے وقت سایہ کے نیچے چلنا حرام ہے عام اس کے کہ سایہ موٹر کار کا ہو یا جہاز کا یا چھتری وغیرہ کا ہاں جائے قیام پر سایہ کے نیچے ٹھہرنا یا آنا جانا ممنوع نہیں ہے اسی طرح عورتوں اور بچوں کیلئے بھی یہ پابندی نہیں ہے اور اس کی خلاف ورزی کرنے پر ایک گوسفند کفارہ میں ذبح کرنا پڑتا ہے

۲۵۔ حدود حرم میں اگے ہوئے درخت اور گھاس کا اکھاڑنا بہر حال حرام ہے خواہ حالت احرام میں ہو یا غیر احرام میں ہاں "اذخر" (ایک مشہور گھاس) اکھاڑنا جائز ہے اسی طرح پھل دار درخت اور کھجور کے درخت کا اکھاڑنا یا اس درخت یا گھاس کا اکھاڑنا جو آدمی کے اپنے گھر میں یا کسی دوسری مملوکہ جگہ میں اگا ہو یا اس نے خود کاشت کیا ہو

جائز ہے۔

نوٹ۔ حیوانات کیلئے چارہ کاٹنا جائز نہیں ہے ہاں اگر حیوانات کو چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ چریں یا چارہ کھائیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۲۶۔ حالت احرام میں اس طرح ہتھیار بند ہونا حرام ہے کہ آدمی مسلح کہلائے اور اگر حالت احرام میں دشمن یا درندہ وغیرہ سے خطرہ ہو تو پھر مسلح ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح اگر ہتھیار اس طرح بدن پر نہ ہوں جس سے آدمی مسلح کہلائے تو پھر بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ واللہ العالم۔

مستحبات احرام

ان مستحبات میں سے کچھ تو وہ ہیں جن کا تعلق احرام سے پہلی حالت سے ہے بعض کا احرام باندھنے کے وقت اور بعض کا اس کے بعد سے ہے اور وہ کل دس امور ہیں۔

۱۔ ذی القعدہ سے سر کے بال بڑھائے جائیں یعنی نہ منڈوائے جائیں اور نہ کٹوائے جائیں اور یکم ذوالحجہ کے بعد نہ کٹوانے کی تاکید زیادہ ہے

۲۔ جسم کو میل کچیل سے صاف کیا جائے۔ ناخن کٹوائے جائیں اور نورہ وغیرہ سے بغل اور موئے زہار کا ازالہ کیا جائے۔

۳۔ احرام کے وقت غسل کیا جائے۔

۴۔ اس وقت مخصوص دعا پڑھی جائے جو یہ ہے۔

بسم اللہ وباللہ اللھم اجعلہ لی نورا و طھورا و حرزا و امنا من کل خوف و شفاء من کل داء و سقیم اللھم طھرنی و

sibtain.com

طهر قلبي و اشرح لي صدري و اجر علی لسان محبتك و مد حتك و الثناء عليك فانه لا قوة لي الا بك و قد علمت ان قوام ديني التسليم لك و الا تباع لسنة نبيك صلوتك عليه و آله

۵۔ کپاس کے کپڑے میں اور وہ بھی سفید رنگ میں احرام باندھا جائے۔

۶۔ نماز نافلہ یا فریضہ کے بعد احرام باندھا جائے اگرچہ فریضہ کے بعد (افضل ہے) اور اس میں بھی نماز ظہر افضل ہے بہتر یہ ہے کہ چھ رکعت نماز نافلہ پڑھی جائے ورنہ چار اور کم از کم دو رکعت پہلی رکعت میں سورۃ حمد کے بعد قل ھو اللہ اور دوسری میں **قل یا ایھا الکفرون** پڑھی جائے

sibtain.com

۷۔ نماز سے فارغ ہو کر احرام کی نیت کرتے وقت مخصوص دعا پڑھی جائے اس کے بعد احرام۔ کہ کپڑے پہنے جائیں

۸۔ احرام کے کپڑے پہنتے وقت مخصوص دعا پڑھی جائے **الحمد لله الذی رزقنی ما اواری به عورتی و ائودی به فرضی و اعبد فيه ربی**

۹۔ خالق و مالک سے شرط لی جائے جہاں بھی اسے اتمام حج سے کوئی مانع عارض ہو گیا تو وہ وہیں محل ہو جائے گا

۱۰۔ مستحبی تلبیہ پڑھا جائے

(مکروہات احرام)

اور وہ کل تیرہ ہیں

(۱) سیاہ اور رنگ دار کپڑوں میں احرام باندھنا (۲) میلے کچیلے کپڑوں میں احرام باندھنا (۳) دھاری دھار کپڑوں میں احرام باندھنا (۴) زرد بستر اور زرد تکیہ اور ایک قول کے مطابق سیاہ رنگ کے بستر اور تکیہ پر سونا (۵) بغیر ارادہ زینت مہندی لگانا (۶) حمام میں جانا (۷) جسم کو کھجلانا (۸) کسی بلانے والوں کو لبیک کہہ کر جواب دینا (۹) گل گلاب یا خوشبودار پھولوں کو سونگھنا (۱۰) ٹانگیں پسار کر اور ان پر ہاتھ دراز کر کے بیٹھنا (۱۱) شعر پڑھنا اگرچہ شعر حق ہو (۱۲) کشتی لڑنا یا اس قسم کا کوئی کام کرنا جس سے زخمی ہونے یا بالوں کے گرنے کا اندیشہ ہو (۱۳) عورتوں کیلئے خالص ریشم کے کپڑے میں احرام باندھنا۔

sibtain.com

(نوٹ) اور چونکہ بعض فقہا کے نزدیک ایسا کرنا حرام ہے اس لئے احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے۔

طواف عمرہ کا بیان

مخفی نہ رہے کہ اس طواف کے کچھ شرائط و واجبات ہیں اور کچھ مستحبات و مکروہات ہیں ذیل میں ان کا اجمالی بیان کیا جاتا ہے۔

عمرہ تمتع کے اعمال میں سے دوسرا واجب طواف ہے اور یہ طواف عمرہ کے ارکان میں سے ہے لہذا اگر کوئی شخص عمداً یہ طواف نہ کرے اور اسقدر تاخیر ہو جائے کہ وقوف عرفات سے پہلے نہ بجالا سکے تو اس کا عمرہ تمتع باطل ہو جائے گا اور وہ حج افراد

جالائے گااور اس کے بعد عمرہ مفردہ ادا کریگا اور اس کا یہ حج تمتع کی جگہ کافی نہ ہوگا بلکہ اگلے سال اسے حج تمتع دوبارہ کرنا پڑے گا۔ (واللہ العالم)

واجبات طواف

یہ واجبات کل پندرہ ہیں جن میں سے چھ شرائط ہیں اور نو داخلی واجبات ہیں۔

شرائط یہ ہیں

(۱) نیت کرنا جس کی وضاحت پہلے کی جاچکی ہے۔ (۲) حدث اکبر (حیض و نفاس و جنابت وغیرہ) و حدث اصغر (پیشاب و پاخانہ وغیرہ) سے پاک ہونا (۳) بدن اور لباس کا ظاہری نجاست سے پاک ہونا (۴) مرد (بلکہ بچہ) کا ختنہ شدہ ہونا (۵) نماز کی طرح ستر عورتیں کرنا۔ (۶) لباس اور سواری کا۔ (جبکہ کسی عذر کی وجہ سے سوار ہو کر طواف کرنا پڑے) غصبی نہ ہونا۔

sibtain.com

واجبات یہ ہیں

(۱) طواف کی ابتدا حجر اسود سے کرنا اور اسی پر انتہا کرنا۔ (۲) اس طرح طواف کرنا کہ خانہ کعبہ بائیں جانب ہو (۳) حجر اسماعیل (جو کہ آپ کا اور آپ کی والدہ اور دیگر بعض انبیاء کا مدفن ہے) کو طواف کے اندر قرار دینا (۵) خانہ کعبہ اور مقام ابراھیم کے درمیان طواف کرنا یعنی کعبہ اور مقام مذکور میں جس قدر فاصلہ ہے چاروں طرف سے اتنے فاصلے کے اندر رہ کر طواف کرنا اور یہ فاصلہ تین اطراف سے ساڑھے چھبیس ہاتھ ہے مگر حجر اسماعیل کی طرف سے صرف ساڑھے چھ ہاتھ ہے۔

۲۔ طواف کے وقت خانہ کعبہ اور حجر اسماعیل سے جسم کو باہر رکھنا (اگر ان کے درمیان

سے گذر اجائے تو اسطرح حجر اسماعیل دائیں جانب ہو جائے گا حالانکہ اس کا بائیں جانب ہونا ضروری ہے

۷۔ طواف کا بلا کم و کاست پورے سات چکر لگانا (۸) دو رکعت نماز طواف پڑھنا (۹) علی الاحوط طواف واجب میں موالات کا ملحوظ رکھنا

سابقہ مطالب کی کچھ توضیحات

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص عمداً یا سہواً علماً یا جہلاً طہارت کے بغیر طواف کرے تو اس کا طواف باطل متصور ہو گا

مسئلہ ۲۔ اگر دوران طواف کسی کا وضو یا غسل اختیاری یا غیر اختیاری طور پر ٹوٹ جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر نصف طواف مکمل ہونے سے پہلے ایسا ہو تو طواف باطل ہو جائے گا اور طہارت کے بعد ازسر نو طواف کرنا پڑے گا اور اگر طواف کے چار چکر مکمل ہونے کے بعد یہ صورتحال پیش آئے تو طہارت کے بعد صرف باقی ماندہ تین چکر مکمل کئے جائیں گے۔

حائض کے احکام؟

مسئلہ ۳۔ اگر کوئی عورت اثنائے طواف میں حائض یا نفساء ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ طواف ختم کرے فوراً مسجد الحرام سے باہر نکل جائے اب اگر چار چکر مکمل کر چکی تھی تو طہارت کے بعد صرف باقی ماندہ طواف پورا کرے گی اور اگر ہنوز چار سے کم چکر لگائے تھے تو پاک ہونے تک۔ ازسر نو طواف کرے گی (وکذا الکلام فی المریض)

مسئلہ ۴۔ اگر کسی عورت کو حیض آ جائے اور خطرہ ہو کہ وقت تنگ ہونے کی وجہ

سے وقوف عرفات (۹ ذی الحجہ) تک پاک نہ ہو گی تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ اس کی چند صورتیں ہیں (۱) احرام باندھتے وقت حائض ہو تو اس صورت میں اس کا حج تمتع حج افراد کے ساتھ بدل جائے گا اور اعمال حج بجالانے کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے گی (۲) احرام باندھنے کے بعد حائض ہو تو اس کے متعلق فقہاء میں اختلاف ہے بعض کا قول یہ ہے کہ سابقہ صورت کی طرح اس کا حج تمتع حج افراد کے ساتھ بدل جائے گا اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اس کو حج تمتع یا حج افراد میں سے جسے چاہے اختیار کرنے کا حق ہے لہذا اگر حج تمتع کو اختیار کرے تو وہ طواف اور نماز عمرہ کے سوا دوسرے تمام اعمال بجالائے گی اور منی سے واپسی کے بعد طواف عمرہ اور اسکی نماز کی قضا کرے گی۔ اور اگر نصف طواف ساڑھے تین چکر مکمل ہونے کے بعد مگر چار چکر مکمل ہونے سے پہلے حائض ہوئی ہو تو اس کا حکم بھی یہی ہے جو ابھی اوپر مذکور ہوا ہے۔ واللہ العالم۔

sibtain.com

مسئلہ ۵۔ اگر کسی بچہ کا ہنوز ختنہ نہ ہوا ہو اور وہ حج کرے تو اس کا طواف النساء باطل ہو گا۔ بلوغت کے بعد جب تک وہ خود طواف النساء نہ کرے یا اس کی نیابت میں کوئی دوسرا شخص نہ کرے گا وہ اس وقت تک کسی عورت سے نکاح نہیں کر سکے گا

طواف میں کمی کے احکام؟

مسئلہ ۶۔ اگر کوئی شخص عمداً یا سہواً طواف واجب کو اس کی مقررہ حد یعنی سات چکر سے کم بجالائے تو اگر ہنوز اس کی موالات ختم نہ ہوئی ہو اور طواف کی حد سے بھی باہر نہ گیا ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ باقی ماندہ چکر مکمل کر کے طواف کو پورا کرے اور اگر بھول کر کم چکر لگائے اور اس وقت یاد آئے جبکہ موالات بھی فوت ہو گئی ہو اور وہ حد

ٹرنٹ سے باہر بھی نکل گیا ہو تو اب اسے کیا کرنا چاہیے؟ اس میں اختلاف ہے مشہور یہ ہے کہ اگر نصف طواف سے تجاوز کر چکا تھا تو باقی ماندہ چکر پورے کرے گا اور اگر نصف سے زائد چکر نہ لگائے تھے کہ یہ صورت پیش آئی تو پھر از سر نو طواف کرے گا اور اگر واپس وطن پہنچنے تک یاد نہ آئے تو پھر کسی کو طواف کی ادائگی کیلئے اپنا نائب بنائے گا اور بعض فقہا کا قول یہ ہے کہ اگر اس صورت میں وہ بھولا ہوا چکر ایک تھا تو اسے لگا کر طواف کو مکمل کرے گا اور اگر ایک سے زائد ہو تو از سر نو طواف بجا لائے دھوالا حوط اور اس سے بھی زیادہ کامل احتیاط یہ ہے کہ اس طواف کو مکمل بھی کرے اور پھر دوبارہ از سر نو بھی کرے۔ واللہ العالم

طواف میں زیادتی کے احکام؟

sibtain.com

مسئلہ ۷۔ اگر کوئی شخص عمداً سات چکر سے زیادہ چکر لگائے تو اس کا طواف باطل تصور ہو گا اور اگر بھول کر ایسا کر بیٹھے تو جہاں یاد آئے زائد مقدار کو چھوڑ دے اس طرح اس کا طواف واجب صحیح متصور ہو گا۔

عدد طواف میں شک کے احکام؟

اگر طواف واجب کے چکروں میں شک پڑ جائے تو اس کی چند صورتیں ہیں

(۱) طواف سے فراغت پانے اور محل طواف سے نکل جانے کے بعد پڑے تو اس شک کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

(۲) سات چکر مکمل ہونے کے بعد شک پڑے کہ یہ چکر ساتوں تھا یا آٹھواں تو اس شک کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔

(۳) یہی شک دوران طواف پڑے کہ یہ چکر ساتواں ہے یا آٹھواں تو اسے پورا کرے۔

(۴) یہ شک پڑے کہ یہ چکر آخری ہے یا کم مثلاً یہ ساتواں ہے یا چھٹا یا ساتواں ہے یا پانچواں وغیرہ۔

(۵) زیادتی و کمی میں شک ہو مثلاً یہ چھٹا چکر ہے یا آٹھواں یا ساتواں ہے یا آٹھواں؟ تو ان تمام صورتوں میں احتیاط یہ ہے کہ کم پر بنا رکھ کر بقصد رجاء طواف کو مکمل کیا جائے اور پھر از سر نو دوبارہ طواف بھی کیا جائے۔ ہاں اگر مستحب طواف کے چکروں کی تعداد میں شک ہو تو پھر کم مقدار پر بنا رکھ کر طواف کو پورا کیا جائے۔ واللہ العالم

عمرہ تمتع کے طواف کا حکم؟

sibtain.com

طواف یعنی خانہ خدا کے چاروں طرف گھوم پھر کر دعائیں مانگنا۔ دراصل جناب خلیل خدا کے زمانہ کی اس رسم کی ادائیگی ہے جو قربانی کو قربان گاہ کے ارد گرد پھرا کر ادا کی جاتی تھی۔ چونکہ حاجی اپنے آپ کو قربان گاہ پر چڑھاتا ہے۔ اس لئے وہ اس کے چاروں طرف چکر لگاتا ہے۔ اور اپنی بخشش کی دعائیں مانگتا ہے۔ ارشاد قدرت ہے۔"

ولیطوفوا با لبیت العتیق "اور اس کہنہ گھر کا طواف کریں"

طواف عمرہ کے مستحبات

اور یہ مستحبات کل آٹھ ہیں (۱) طواف کی نیت کرتے وقت حجر اسود کی طرف رخ کرنا (۲) طواف کرتے وقت بیت اللہ کے قریب رہنا (۳) ہر چکر کے خاتمہ پر حجر اسود کو بوسہ دینا (۴) پیادہ پا ہو کر طواف کرنا نہ سوار ہو کر (۵) ننگے پاؤں طواف

کرنا(۶) سکینہ و وقار کے ساتھ چلنا (۷) آنکھیں جھکا کر طواف کرنا(۸) حالت طواف میں ذکر خدا، تلاوت قرآن بالخصوص سورۃ قدر کی تلاوت کرنا اور اس وقت کی مخصوص مستحبی دعائیں پڑھنا۔ جیسے یہ دعا **اللھم انی الیک فقیر و انی خائف مستجیر فلا تغیر جسمی و لا تبدل اسمی**۔ اسی طرح اس حال میں یہ پڑھے **ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار**

مکروہات طواف

اور یہ کل پانچ ہیں

ا۔ ذکر خدا، دعا اور تلاوت قرآن کے علاوہ کوئی کام نہ کرنا(۲) کھانا پینا(۳) ہنسنا، جمائی لینا اور انگلیوں کے کڑاکے نکالنا(۴) بول براز روک کر طواف کرنا(۵) ایک خاص قسم کی لمبی ٹوپی پہن کر طواف کرنا۔

sibtain.com

طواف عمرہ کی نماز

عمرہ تمتع کے واجبات میں سے دو رکعت نماز طواف ہے اگرچہ اس نماز میں نماز صبح کی طرح ہر سورہ پڑھا جا سکتا ہے مگر افضل یہ ہے کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ توحید اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ کافرون پڑھا جائے۔ اسی طرح اس نماز کے بعد مخصوص دعاؤں کا پڑھنا بھی مستحب ہے۔ جیسے یہ دعا **اللھم تقبل منی ولا تجعله آخر العهد منی الحمد لله بمحامده کلها علی نعمائه کلها حتی ینتهی الحمد لله الی ما یحب و**

یرضی اللھم صل علی محمد و آل محمد و تقبل منی وطہر قلبی وزک عملی

توضیح

مخفی نہ رہے کہ یہ نماز واجبی طواف میں واجب اور مستحبی میں مستحب ہوتی ہے نیز احوط یہ ہے کہ طواف کے بعد جلد ادا کی جائے اس نماز کا مقام ابراہیم کے پشت پر ادا کرنا واجب ہے ہاں اگر کثرت اژدحام وغیرہ کی وجہ سے وہاں نہ پڑھ سکے تو اس مقام کے دائیں یا بائیں پڑھے اور اگر کوئی شخص سرے سے یہ نماز پڑھنا ہی بھول جائے اور سعی کرنے کے بعد اسے یاد آئے تو جب بھی یاد آئے مقام مذکور پر ادا کرے اور اس صورت میں سعی کا اعادہ واجب نہیں ہے۔ اگرچہ مستحب ہے اور اگر مکہ مکرمہ سے واپسی کے بعد یاد آئے تو اگر لوٹنا ممکن ہو تو لازم ہے کہ لوٹ کر مقام مذکور پر پڑھے۔ ورنہ بصورت دیگر جہاں یاد آئے وہیں پڑھ لے اور اگر ہو سکے تو کوئی نائب بھی مقرر کرے جو مقام مذکور پر ادا کرے

نیز اس نماز کا صحیح ادا کرنا ضروری ہے اور اگر کسی شخص کی قرائت درست نہ ہو اور اس وقت درستگی ممکن بھی نہ ہو تو چاہئے کہ خود بھی ادا کرے اور کسی صحیح قرائت والے شخص کو نائب بھی بنائے

صفاء مروہ کے درمیان سعی کرنا

عمرہ تمتع کے واجبات میں سے چوتھا واجب صفاء و مروہ کے درمیان سعی کرنا (دوڑنا) ہے جو نماز طواف کے بعد کی جاتی ہے ارشاد قدرت ہے کہ ان الصفا

والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما (البقرۃ) "صفا و مروہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں پس جو شخص خانہ خدا کا حج کرے یا عمرہ اس کیلئے اس کے پھیرے لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے "کعبۃ اللہ کے پاس یہ دو پہاڑیاں تھیں جن کے اب صرف کچھ آثار باقی رہ گئے ہیں۔

یہی وہ مقام ہے جہاں حضرت ہاجرہؑ اپنے لخت جگر اسماعیلؑ کے لئے پانی کی تلاش میں دوڑیں تھیں اور خدائے مہربان نے زم زم کا چشمہ جاری فرمایا تھا۔ الغرض یہ صفاو مروا کے درمیان دوڑنا جناب ہاجرہؑ کی اسی بے تابانہ دوڑ کی یادگار ہے جو آج تک جاری ہے اور رہتی دنیا تک جاری رہے گی۔

sibtain.com

علاوہ ازیں اس سعی کے دوران یہ تصور کرنا چاہئے کہ ایک بھگوڑا غلام اپنے آقا و مولا کی سرکار میں حاضر ہے اور اپنے ناراض آقا کو راضی کرنے کیلئے کبھی اس دروازہ اور کبھی اس دروازہ کا چکر لگا رہا ہے اور پریشان ہے کہ اس کے آقا نے اس کے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے؟ آیا اسے معافی دیتا ہے یا اسے سزا دیتا ہے؟ امید کامل ہے کہ وہ رحیم و کریم خدا ضرور اپنا فضل و کرم شامل حال کرے گا۔ انشاء اللہ

اور اگر کوئی شخص وقوف عرفات تک اس عمل کو نہ بجا لائے اور اب اس کی تلافی کا وقت بھی باقی نہ رہے تو اس کا حج تمتع باطل ہو جائے گا لہذا وہ حج افراد کرے گا اور سال آئندہ حج تمتع بجالائے گا اور اگر کوئی شخص عمداً طواف سے پہلے سعی کرے تو اس کی سعی باطل ہو گی اور طواف کے بعد دوبارہ سعی کرنا واجب ہو گی۔ اور اگر کوئی آدمی سہواً یا جہالۃً ایسا کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ طواف کے بعد دوبارہ سعی کرے

واجبات سعی

اس سعی کے کچھ واجبات ہیں اور کچھ مستحبات جن کی تفصیل درج ذیل ہے اور یہ واجبات آٹھ ہیں (۱) نیت کرنا (۲) اس سعی کی ابتدا صفا سے کرنا اور انتہا مروہ پر کرنا (۳) بلا کم و کاست مکمل سات چکر لگانا۔ بایں طور کہ صفا سے مروہ تک ایک چکر اور پھر مروہ سے صفا تک دوسرا چکر شمار ہوگا۔ اسی طرح ساتواں چکر مروہ پر مکمل ہوگا (۵) مروجہ راستہ پر سعی کرنا (۶) سیدھے پاؤں آگے کی طرف چلنا کیونکہ الٹے پاؤں چلنا جائز نہیں ہے (۷) لباس اور سواری کا (جبکہ سوار ہو کر سعی کرتا ہو) مباح ہونا (۸) ترتیب کا ملحوظ رکھنا یعنی سعی کو طواف اور اس کی نماز کے بعد بجالانا

مستحبات سعی

sibtain.com

اور یہ مستحبات کل اٹھارہ ہیں

(۱) حدث و خبث (باطنی و ظاہری) کثافت و نجاست سے پاک ہونا۔ اگرچہ یہ واجب نہیں ہے۔

(۲) دو رکعت نماز طواف کے بعد اسے ادا کرنا

(۳) دو رکعت نماز طواف پڑھنے کے بعد اور سعی کرنے سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دینا اور چاہ زمزم سے ایک دو ڈول پانی کھینچ کر پینا اور سر و پشت و پیٹ پر ڈالنا اور اس وقت رو بقبلہ کھڑے ہو کر مستحبی دعائیں پڑھنا مثلاً یہ دعا پڑھنا **اللھم اجعلہ علما نافعا ورزقا واسعاً و شفاءً من کل داء و سقم**

(۴) صفاء کی طرف جاتے ہوئے حجر اسود کے بالمقابل جو دروازہ ہے جسے باب الصفاء

کہا جاتا ہے اس سے نکلنا یہی وہ دروازہ ہے جس سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلا کرتے تھے

(۵) سعی کیلئے جاتے ہوئے سکینہ وو قار کے ساتھ چلنا

(۶) صفاء پر اس قدر اوپر چڑھنا جہاں سے خانہ کعبہ نظر آئے کیونکہ اس حال میں اس کی طرف نگاہ کرنا مستحب ہے

(۷) رکن عراقی (جس میں حجر اسود نصب ہے) کی طرف منہ کر کے خدا کی حمد و ثناء کرنا اور اس کے احسانات اور انعامات کا تذکرہ کرنا اور بعد ازاں سات مرتبہ اللہ اکبر اور سات مرتبہ الحمد للہ اور سات مرتبہ لا الہ الا اللہ کہنا

(۸) وہیں کھڑے کھڑے اپنا دین و ایمان اور اپنی جان اور اپنے اہل و عیال کو خدا کے سپرد کرنا اور اس وقت اس مقام کی مخصوص دعائیں پڑھنا مثلاً یہ دعا پڑھنا

استودع الله الرحمن الرحيم الذى لا تضيع ودائعه دينى و نفسى واهلى و مالى و ولدى اللهم استعملنى على كتابك وسنة نبيك و توفنى على ملته واعذى من الفتنة

(۹) صفاء پر چڑھ کر خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھنا " **اللهم اغفرلى كل ذنب الخ**" اور اس کے بعد یہ دعا پڑھنا: **يامن لا يخيب سائله ولا ينفدنائله صل على محمد و ال محمد و اعزنى من النار برحمتك**۔

(۱۰) صفاء پر زیادہ دیر بیٹھنا

(۱۱) صفاء سے نیچے اترتے وقت چھوٹے زینہ پر کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھنا

sibtain.com

"اللهم انی اعوذبك من عذاب القبر و فتنته و غربته و وحشته و ظلمته و ضیقه و ضنکه اللهم اظلنی فی ظل عرشك یوم لا ظل الا ظلك"

(۱۲) ازاں چوتھے زینے سے نیچے اتر کر اپنی پشت سے کپڑا اٹھا کر یہ دعا پڑھنا" یا رب العفو یا من امر بالعفو یا من هو اولی بالعفو یا من یثیب علی العفو العفو العفو العفو یا جواد یا کریم یا قریب یا بعید اردد علی نعمتك وا ستعملنی بطاعتك و مرضاتك۔

(۱۳) پاپیادہ سعی کرنا اگرچہ سواری پر سوار ہو کر کرنا بھی جائز ہے

(۱۴) سکینہ و وقار کے ساتھ چلنا۔

(۱۵) صفاء سے لے کر پہلے منارہ تک آرام و سکون کے ساتھ چلنا اور وہاں سے لے کر دوسرے منارہ تک مرد کیلئے ہرولہ کرنا یعنی مخصوص قسم کا دوڑنا اور اگر سوار ہو تو سواری کو قدرے تیز ہانکنا

sibtain.com

(۱۶) پہلے منارہ کے پاس پہنچ کر اس مقام کی مخصوص دعا پڑھنا

(۱۷) جب مروہ پر پہنچے تو اس پر چڑھے اور وہاں اسی طرح دعا و پکار کرے جس طرح صفاء پر کی تھی (جس کی تفصیل اوپر مذکور ہے) مزید برآں وہاں یہ دعا پڑھے "اللهم یا من امر بالعفو یا من یحب العفو یا من یعطی علی العفو یا من یعفو علی العفو۔ العفو۔ العفو۔ العفو۔ العفو۔ نیز یہ دعا پڑھے اللهم انی اسئلك حسن الظن بك علی کل حال و صدق النیته فی التوکل علیك

سعی کے احکام

مسئلہ ۱۔ اگر کوئی شخص عمداً سات سے زائد بار سعی کرے تو ایسا کرنے سے سعی باطل ہو جائے گی اور دوبارہ کرنا پڑے گی

مسئلہ ۲۔ اگر بھول کر یا جہالت کی وجہ سے زائد کرے تو اگر یہ زیادتی ایک چکر سے کم ہے تو اسے چھوڑ دے اور اگر ایک چکر یا اس سے زائد ہے تو بھی بنا پر مشہور اس کا حکم یہی ہے مگر بعض فقہاء کا یہ قول ہے کہ اس زائد مقدار کے پورے سات چکر کر دے تا کہ یہ دوسری سعی بن جائے

مسئلہ ۳۔ اگر کوئی شخص عمداً سات چکر سے کم چکر لگائے تو وقوف عرفات سے پہلے اس کی تلافی کرنا ضروری ہے ورنہ اس کا حج تمتع باطل ہو جائے گا اور حج افراد سے بدل جائے گا اور اگر سہواً ایسا ہو جائے تو جب بھی یاد آئے اس کی تکمیل کرے اور اگر مکہ سے باہر جانے کے بعد یاد آئے تو پھر کوئی نائب بنائے جو اس کی طرف سے سعی کرے۔

مسئلہ ۴۔ اگر کسی کو کوہ مروہ پر شک پڑ جائے کہ آیا یہ ساتواں چکر ہے یا نواں تو سعی صحیح ہو گی اور اگر سعی کے دوران اس کی تعداد میں شک پڑ جائے یا اس شک کا تعلق سات مرتبہ سے کم کے ساتھ ہو تو سعی باطل ہو جائے گی اور دوبارہ کرنا پڑے گی۔ واللہ العالم

تقصیر کرنا

عمرہ تمتع کے واجبات میں سے پانچواں واجب تقصیر ہے تقصیر کا مطلب یہ ہے کہ بقصد قربت تھوڑے سے ناخن یا سر یا ڈاڑھی یا مونچھ سے چند بال کٹوائے جائیں۔ یہ عمل

sibtain.com

بھی فی نفسہ ایک عبادت ہے جس کیلئے نیت کرنا ضروری ہے اور جو چیزیں احرام کی وجہ سے حرام ہو گئی ہیں وہ تقصیر کے بعد حلال ہو جاتی ہیں یعنی اس عمل کے بعد احرام عمرہ ختم ہو جاتا ہے۔

مسائل واحکام

مسئلہ ۱۔ تقصیر کی جگہ حلق (سر منڈوانا) کافی نہیں ہے بلکہ جائز ہی نہیں ہے اور اگر کوئی ایسا کرے تو بنابر احتیاط اسے ایک گوسفند کفارہ دینا چاہیے۔

مسئلہ ۲۔ اور اگر کوئی شخص عمداً تقصیر نہ کرے اور احرام حج باندھ لے تو اس کا عمرہ باطل ہو جائے گا اور اس کا حج حج افراد سے بدل جائے گا اور احتیاط یہ ہے کہ سال آئندہ حج تمتع کی قضا کرے۔

مسئلہ ۳۔ اور اگر بھول کر ایسا کرے تو اس کا عمرہ صحیح رہے گا ہاں مستحب ہے کہ ایک گوسفند کفارہ دے دے۔ واللہ العالم

توضیح

باتفاق عمرہ تمتع میں طواف النساء نہیں ہے ہاں شہید اول نے چونکہ بعض فقہاء سے اس کا وجوب نقل کیا ہے اور اس سلسلہ میں ایک روایت بھی پیش کی جاتی ہے مگر یہ قول اپنے قائل کے مجہول ہونے اور روایت کے ضعیف السند ہونے کی وجہ سے قابل اعتماد نہیں ہے جبکہ اس کے بالمقابل روایات **متظافرہ** اور علماء امامیہ کے فتاوی متکاثرہ موجود ہیں بایں ہمہ اگر کوئی شخص احتیاطاً طواف النساء اور اس کی دو رکعت نماز بجالائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ واللہ العالم۔ ہاں البتہ یہ طواف نساء حج تمتع اور عمرہ

مفردہ میں واجب ہے

حج تمتع

جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جاچکا ہے کہ حج تمتع تیرہ اعمال کا مجموعہ ہے اور وہ یہ ہیں:(۱) احرام (۲) وقوف عرفات (۳) وقوف مشعر الحرام (۵-۴) رمی عقبہ (۶) قربانی (۷) حلق یا تقصیر (۸) طواف حج (۹) دو رکعت نماز طواف (۱۰) سعی (۱۱) طواف النساء (۱۲) اس کی دو رکعت نماز (۱۳) ۱۱/ ۱۲ ذی الحجہ کی پہلی شب باشی (۱۴) ۱۱/ ۱۲ ذی الحجہ کے دن رمی الجمرات۔ ذیل میں بقدر ضرورت ان اعمال و افعال کی تفصیل درج کی جاتی ہے

ا۔ احرام حج۔ حج تمتع کے اعمال میں سے پہلا واجب احرام باندھنا ہے احرام باندھنے کی کیفیت' اس کے واجبات' مستحبات اور مکروہات وہی ہیں جو احرام عمرہ میں بالوضاحت بیان کئے جاچکے ہیں۔ صرف چند باتوں کی وضاحت ضروری ہے۔

sibtain.com

ا۔ عمرہ تمتع سے فراغت کے بعد فوراً احرام حج باندھنا ضروری نہیں ہے بلکہ اس وقت تک تاخیر جائز ہے کہ جب حاجی احرام باندھ کے نویں ذی الحجہ کو زوال آفتاب سے قبل مقام عرفات میں پہنچ سکے۔

۲۔ یہ احرام مکہ مکرمہ کی کسی بھی جگہ سے باندھا جاسکتا ہے مگر افضل یہ ہے کہ مسجد الحرام اور اس کے بھی مقام ابراھیم یا حجر اسماعیل سے باندھا جائے

(۳) مستحب ہے کہ اپنی قیام گاہ پر غسل کرے پھر سکینہ و وقار کے ساتھ ننگے پاؤں مسجد الحرام میں جائے اور نماز تحیہ مسجد یا نماز فریضہ یا چند رکعت نماز نوافل کے بعد

احرام باندھے اور پھر وہی مستحبی ادعیہ جات پڑھے جو سابقاً گذر چکی ہیں

ہ۔ اگرچہ یہ احرام نویں ذوالحجہ کو باندھا جا سکتا ہے مگر مستحب ہے کہ آٹھویں ذوالحجہ (یوم الترویہ) کو نماز ظہرین کے بعد باندھ کر مقام منیٰ میں بالخصوص مسجد خیف میں عبادت پروردگار میں شب باشی کی جائے اور طلوع آفتاب کے بعد وہاں سے عرفات کیلئے روانہ ہو اور منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے یہ مستحبی دعا پڑھے **اللهم اليك صمدت وایاك اعتمدت و وجهك اردت اسئلك ان تبارك لی فی رحلتی و ان تقضی لی حاجتی و ان تجعلنی ممن تباهی به اليوم من هو افضل منی"**

اور مستحب ہے کہ عرفہ کی نماز ظہر تک تلبیہ جاری رکھے

sibtain.com

د۔ اگر کوئی شخص بھول کر یا مسئلہ سے عدم واقفیت کی وجہ سے مکہ میں احرام نہ باندھے اور اس سے باہر عرفات میں چلا جائے تو اگر ممکن ہو تو واپس لوٹ کر مکہ سے احرام باندھے اور اگر کسی وجہ سے ایسا نہ کر سکے تو جہاں یاد آئے وہیں سے باندھ لے

وقوف عرفات اور اس کے اسرار واحکام

نویں ذوالحجہ کو زوال آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک میدان عرفات میں جبل رحمت کے پاس ٹھہرنا حج تمتع کے واجبات میں سے دوسرا واجب ہے اور یہ ارکان حج میں سے سب سے بڑا رکن ہے اور اس دوران دعا و استغفار اور خالق کی حمد و ثناء میں مصروف رہنا پیغمبر اسلام ﷺ کی سنت ہے مسلمانوں کے اس فقید المثال اجتماع سے جہاں اسلام اور مسلمانوں کی عظمت و جلالت اور ان کی شان و شوکت کی

نمائش ہوتی ہے وہاں مختلف صور و اشکال، مختلف رنگ و نسل اور مختلف زبان و کلام، لوگوں کا اژدھام روز حشر کی یاد دلاتا ہے جن میں اہل حق بھی ہوں گے اور اہل باطل بھی حاجی کو یہاں دعا کرنی چاہئے کہ خدائے کریم اس کا حشر و نشر فوز و فلاح حاصل کرنے والوں کے ساتھ فرمائے نیز یہ چیز بھی ذہن نشین رہے کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ بھی اسی میدان عرفات میں تشریف فرما ہیں۔ جیسا کہ متعدد روایات میں مذکور ہے کہ وہ ہر سال وہاں موجود ہوتے ہیں اور ان کی وجہ سے اہل ایمان پر رحمت ایزدی کا فیضان ہوتا ہے اور اگر کوئی انہیں ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھ رہا تو ایمان کی آنکھ سے دیکھنے کی کوشش کرے اور ان کے ساتھ ایک جگہ جمع ہونے کی نعمت عظمیٰ کو قدر کی نگاہ سے دیکھے۔

sibtain.com

واجبات وقوف

وقوف عرفہ کے واجبات صرف دو ہیں۔ (۱) نیت وقوف کرنا اور (۲) زوال آفتاب سے لے کر شرعی غروب آفتاب تک وہاں ٹھہرنا عام اس سے کہ پیادہ ہو یا سواری پر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر اس قیام سے مسمی قیام (کہ عرفاً یہ کہا جائے کہ اس نے عرفات میں قیام کیا ہے) واجب رکنی ہے اور باقی قیام واجب غیر رکنی ہے جس کے ترک کرنے سے آدمی گنہگار تو ہوتا ہے مگر اس سے حج باطل نہیں ہوتا

وقوف عرفات کے مستحبات

اور یہ مستحبات انتالیس ہیں جو درج ذیل ہیں (۱) نیت کا اظہار کرنا (۲) پہاڑ کی بائیں جانب قیام کرنا (۳) اپنے اور اپنے ساتھیوں کے درمیان فاصلہ نہ رکھنا (۴) حدث

سے پاک ہونا (۵) زوال آفتاب کے بعد غسل کرنا (۶) تمام دنیاوی تفکرات سے دل کو صاف کرنا (۷) ظہر و عصر کو ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ملا کر پڑھنا (۸) بنا بر مشہور کھڑے ہو کر تمام وقت گذارنا (اگرچہ اس امر کے استحباب میں اشکال ہے) (۹) رو بہ قبلہ ہونا (۱۰) لوگوں کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہونا (۱۱) خدا کی حمد و ثناء کرنا (۱۲) بکثرت دعا و بکا کرنا کیونکہ اس دن دعا کرنا سب سے بڑی عبادت ہے (۱۳) اپنے اور اپنے اہل و عیال اور اہل ایمان کیلئے دعا کرنا زیادہ نہیں تو کم از کم چالیس آدمیوں کیلئے (۱۴) اپنا ایک ایک گناہ شمار کر کے اس سے استغفار کرنا (۱۵) شیطان سے پناہ مانگنا (۱۶) اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ۔ الحمد اللہ۔ سبحان اللہ ہر ایک سو مرتبہ کہنا (۱۷) سورہ بقرہ کی دس آیات پڑھنا (۱۸) قل ھو اللہ سو مرتبہ پڑھنا (۱۹) آیت الکرسی سو مرتبہ پڑھنا (۲۰) انا انزلنا سو مرتبہ پڑھنا (۲۱) بکثرت درود شریف پڑھنا (۲۲) صحیفہ کاملہ کی دعائے عرفہ اور حضرت امام حسینؑ کی دعائے عرفہ پڑھنا (۲۳) حضرت امام حسینؑ کی زیارت مخصوصہ پڑھنا (۲۴) یہ دعا بکثرت پڑھنا۔ **اللھم اعتقنی من النار۔**

sibtain.com

(توضیح) اس کے علاوہ جس قدر مستحبات ہیں وہ صرف خاص خاص دعائیں اور اذکار و اوراد ہیں جنہیں **بنظر** اختصار قلم انداز کیا جاتا ہے شائقین دعاؤں کی مبسوط کتابوں کی طرف رجوع کریں

وقوف مشعر الحرام

افعال حج تمتع میں سے تیسرا واجب مشعر الحرام میں وقوف کرنا ہے یہ مقام عرفات

اور منیٰ کے درمیان واقع ہے۔ غروب آفتاب کے بعد حجاج کرام عرفات سے روانہ ہو کر مشعر الحرام پہنچتے ہیں۔ (جسے مزدلفہ بھی کہا جاتا ہے) تاکہ وہاں مغرب و عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ملا کر پڑھیں (مغرب کے نوافل نماز عشاء کے بعد پڑھے جائیں اور اسی کا نام حقیقی جمع بین الصلواتین ہے)

اور وہیں شب باشی کریں اور چونکہ بعض فقہا اس شب باشی کو وہاں واجب جانتے ہیں اس لئے احوط یہ ہے کہ شب باشی وہاں ترک نہ کی جائے وقوف کا اصلی وقت صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے جس میں قیام واجب رکنی اور دوسرا وقوف واجب غیر رکنی ہے یہ عبادت کا خاص مقام ہے ارشاد قدرت ہے۔ **فاذا افضتم من عرفات فاذ کرواالله عند المشعر الحرام واذ کروه کما هدا کم و ان کنتم من قبله لمن الضالین** (سورہ بقرہ) "جب عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام کے پاس خدا کو یاد کرو اور اس کو اس طرح یاد کرو جس طرح اس نے ہدایت کی ہے اگرچہ اس سے پہلے تم بھٹکے ہوئے تھے"

وقوف مشعر کے واجبات

اس وقوف کے کچھ واجبات ہیں اور کچھ مستحبات۔ واجبات دو ہیں (۱) عید کی رات وہاں گذارنا (۲) دسویں ذی الحجہ کو صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک وہاں ٹھہرنا عام اس سے کہ کھڑے ہو کر ہو یا بیٹھ کر پاپیادہ ہو کر یا سواری پر۔ اس وقت میں اگر کچھ کمی بیشی ہو جائے تو اس سے اگرچہ آدمی گناہ گار ہوتا ہے مگر وقوف باطل نہیں ہوتا۔

توضیح۔ اگر یہ تمام وقت جنون، بے ہوشی یا نیند وغیرہ کی نذر ہو جائے تو وقوف باطل ہو جائے گا۔ اور اگر نیت کے بعد ایک لحہ بھی ٹھہرے اور بعد ازاں یہ عوارض عارض ہو جائیں تو وقوف میں کوئی خلل واقع نہیں ہو گا۔ اور حج صحیح متصور ہو گا۔

وقوف مشعر کے مستحبات

اور یہ مستحبات کل پندرہ ہیں۔ (۱) سکینہ و وقار کے ساتھ مزدلفہ جانا۔ (۲) چلتے وقت استغفار کرنا۔ (۳) چلتے وقت بکثرت پڑھنا **اللهم اعتقني من النار**

(۴) عرفات سے جاتے وقت سرخ ٹیلے کے پاس خاص دعا پڑھنا (۵) مغرب و عشاء کی نماز مشعر الحرام میں ملا کر پڑھنا (۶) وادی مشعر میں دائیں طرف قیام کرنا (۷) مشعر پہنچ کر خاص دعائیں پڑھنا چاہیے یہ دعا **اللهم ارحم موقفي وزد في عملي وسلم لي ديني و تقبل مني مناسكي** اور اس کے بعد **اللهم لا تجعل اخر العهد من بذا الموقف و ارزقنيه ابداً ما ابقيتني**" (۸) ساری رات عبادت خدا اور اپنے اور اپنے اہل و عیال و اہل ایمان کیلئے دعائے خیر کرنا اور توبہ و استغفار میں گزارنا (۹) اس رات کی مخصوص دعائیں پڑھنا اور طلوع صبح صادق کے ساتھ ہی پہاڑ کے دامن میں رو بہ قبلہ ٹھہرنا اور وہاں کی مخصوص دعائیں پڑھنا۔ (۱۰) وہاں موجود قزح نامی پہاڑ پر چڑھنا اور وہاں ذکر خدا کرنا (۱۱) عامۃ الناس کا طلوع آفتاب سے پہلے جانب منیٰ روانہ ہونا مگر یہ خیال رکھنا کہ طلوع آفتاب سے پہلے وادی محسر میں داخل نہ ہوں (۱۲) طلوع آفتاب سے پہلے

sibtain.com

"ثبیر" نامی پہاڑ پر سات بار اپنے گناہوں کا اقرار کر کے پھر سات بار استغفار کرنا (۱۳) مشعر الحرام سے منیٰ جاتے وقت ذکر خدا اور استغفار میں مشغول رہنا (۱۴) منیٰ جاتے وقت سکینہ و وقار کے ساتھ چلنا۔ ہاں البتہ وادی محسر میں پہنچنے کے بعد تیز تیز چلنا اور اگر سوار ہو تو سواری کو تیز چلانا اور تیز چلتے وقت مخصوص دعا پڑھنا (۱۵) رمی جمرات کے لئے مشعر الحرام سے رات کے وقت کنکریاں اکٹھی کرنا اور یہ ستر کنکریاں ہیں احتیاطاً کچھ زیادہ جمع کر لی جائیں۔ اگرچہ یہ کنکریاں حرم کی کسی جگہ سے اکٹھی کی جاسکتی ہیں مگر افضل یہی ہے کہ مشعر الحرام سے جمع کی جائیں ہاں غیر حرم سے ان کا اٹھانا جائز نہیں ہے۔

توضیح۔ ان کنکریوں میں چند چیزیں مستحب ہیں (۱) مشعر الحرام (یا منیٰ) سے اکٹھی کی جائیں (۲) سرمئی رنگ کی ہوں (۳) دھاری دار ہوں (۴) نرم ہوں سخت نہ ہوں (۵) انگلی کے سرے کے برابر ہوں (۶) چنی جائیں کوئی پتھر توڑ کر نہ بنائی جائیں (۷) پاک و صاف ہوں۔

وقوف اختیاری و اضطراری کی بحث

(۱) وقوف عرفات اور وقوف مشعر کے دو دو وقت ہیں ایک وقت اختیاری ہے (جو کہ صاحبان اختیار کیلئے ہے) اور دوسرا وقت اضطراری ہے (جو کہ صاحبان اعذار کیلئے ہے) ان اوقات کی تفصیل یہ ہے (۱) وقوف عرفات کا اختیاری وقت نویں ذی الحجہ کو زوال آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک ہے (۲) اور اس کا وقت اضطراری عید الاضحیٰ کی رات ہے اور وقوف مشعر کا اختیاری وقت عید کے دن طلوع صبح صادق سے

لے کر طلوع آفتاب تک ہے اور اس کے اضطراری وقت دو ہیں (۱) عید کی رات (یعنی اصلی وقت سے پہلے) اور عید والے دن یعنی طلوع آفتاب سے لے کر زوال آفتاب تک۔

ادراک وقوفین کے احکام

مسئلہ ۱۔ اگر کوئی شخص عرفات اور مشعر الحرام کے دونوں اختیاری اوقات کو پالے تو اس کا حج بلا اشکال صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۔ اگر کسی شخص کے وقوف عرفات اور وقوف مشعر کے دونوں وقت اختیاری و اضطراری) فوت ہو جائیں تو بلا شبہ اس کا حج تمتع باطل ہو جائے گا اور اسی احرام کے ساتھ مکہ مکرمہ جا کر عمرہ مفردہ بجالائے گا۔ اور ہر وہ شخص جو احرام حج باندھ چکا ہو اور کسی وجہ سے وہ حج ادا نہ کر سکے تو اس کا حکم بھی یہی ہے اور اگر اس کے ذمہ حج مستقر تھا یا سال آئندہ تک اس کی استطاعت باقی رہ جائے۔ تو آئندہ سال اس پر حج تمتع واجب الادا ہو گا ورنہ نہیں۔

sibtain.com

مسئلہ ۳۔ اور اگر کوئی شخص عرفات کا وقوف اختیاری اور مشعر کا وقوف اضطراری درک کرے یا اس کے برعکس مشعر کا وقوف اختیاری اور عرفات کا اضطراری درک کرے تو بھی اس کا حج صحیح ہے۔

مسئلہ ۴۔ اگر دونوں کے وقوف اختیاری فوت ہو جائیں مگر دونوں کے وقوف اضطراری کو درک کرلے تب بھی اس کا حج صحیح ہو گا۔

مسئلہ ۵۔ عرفات کا وقوف اختیاری اور اضطراری دونوں فوت ہو جائیں اور مشعر کا اختیاری وقوف بھی فوت ہو جائے اور صرف اس کا اضطراری درک کیا جائے تو مشہور قول یہ ہے کہ اس کا حج باطل ہو گا۔ وھو الاحوط۔

مسئلہ ۶۔ اور اگر سابقہ مسئلہ کا عکس ہو یعنی مشعر کا وقوف اختیاری و اضطراری دونوں فوت ہو جائیں اور عرفات کا وقوف اختیاری حاصل کر لیا جائے تو مشہور قول یہ ہے کہ حج صحیح ہے۔

مسئلہ ۷۔ سابقہ مسئلہ کے برعکس اگر عرفات کے دونوں وقوف (اختیاری و اضطراری) فوت ہو جائیں لیکن مشعر الحرام کا وقوف اختیاری پا لیا جائے تو ظاہر یہ ہے کہ حج صحیح ہو گا۔

sibtain.com

توضیح۔

مسئلہ ۸۔ اگر صرف عرفہ کا وقوف اضطراری درک کیا جائے اور عرفہ کا اختیاری اور مشعر کے دونوں وقوف (اختیاری واضطراری) فوت ہو جائیں تو اس سے حج باطل ہو جائے گا۔

توضیح۔ اگر مخالفین چاند ہونے کا فیصلہ کر دیں اور ہمارے موازین شرعیہ کے مطابق چاند ثابت نہ ہو یعنی ان کے نزدیک ۹۔ نویں ذی الحجہ ہو اور ہمارے نزدیک آٹھویں ہو تو تقیہ کے طور پر ان کے ساتھ حج کرنا کافی نہیں ہے لہذا جس طرح بھی ہو سکے اگر عرفہ کا وقوف اختیاری یا اضطراری پایا جا سکے تو ٹھیک ورنہ اگر مشعر الحرام کا وقوف اختیاری بھی درک کر لیا جائے تو حج صحیح ہو گا اور اگر ایسا بھی نہ ہو سکا تو حج صحیح نہ ہو گا۔

اور ان لوگوں کے ساتھ کیا ہوا توقف کافی نہ ہوگا علی الاحوط بل الاقوی اس طریقہ کار کو ترک نہ کیا جائے۔ واللہ العالم۔

اعمال و افعال منیٰ کا بیان

ہر عبادت و اطاعت کی کوئی اصلی غرض و غایت ہوتی ہے اور وہ یہاں ہے ذکر خدا، طلب مغفرت اور اعلاء کلمۃ اللہ۔ مگر دور جاہلیت میں عربوں نے عبادات کو ذاتی وقار و خاندانی نمائش کا وسیلہ بنا لیا تھا وہ بعد خود مناسک حج سے فارغ ہو کر مقام منیٰ میں جمع ہوتے اور یہاں ہر قبیلہ بڑھ چڑھ کر اپنے آباؤ اجداد کی خوبیاں اور ان کے کارنامے بیان کرتا تھا لہذا اس اجتماع کی حیثیت ایک مفاخرتی میلہ کی سی بن کر رہ گئی تھی اس میں اسلام نے یہ اصلاح کی کہ آباؤ اجداد کے محاسن بیان کرنے کی بجائے ذکر خدا کو واجب قرار دیا چنانچہ اس سلسلہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **فاذکروا اللہ کذکرکم اباکم او اشد ذکرا** (سورہ بقرۃ) "جس طرح اپنے آباؤ اجداد کا ذکر کرتے ہو اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ خدا کا ذکر کرو) بہر حال ویسے تو منیٰ میں پانچ اعمال واجب ہیں مگر بروز عید قربان صرف تین واجب ہیں۔ جو کہ حج تمتع کے اعمال میں سے نمبر ۴، ۵، ۶ ہیں اور اعمال منیٰ میں نمبر ۱، ۲، ۳ ہیں اور وہ یہ ہیں۔ (۱) رمی جمرہ عقبہ (۲) قربانی کرنا (۳) حلق یا تقصیر کرنا

رمی جمرہ عقبہ۔ چنانچہ جب حاجی بروز عید الاضحیٰ طلوع آفتاب کے بعد مشعر الحرام سے روانہ ہو کر منیٰ پہنچے تو وہ وہاں اس دن ترتیب وار تین عمل بجالائے۔

(۱) جمرہ عقبہ کو کنکر مارے (۲) اس کے بعد قربانی کرے (۳) بعد ازاں حلق یا تقصیر

sibtain.com

کرے۔ مخفی نہ رہے کہ کل جمرے تین ہیں جمرہ اولیٰ جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبیٰ۔ چنانچہ جناب خلیل خدا کی تقلید و تاسی میں پہلے دن بروز عید صرف جمرہ عقبہ کو کنکر مارتے ہیں جس سے اصل مقصد طبیعت سے نفس امارہ اور شیطان رجیم کو دور کرنا ہے اس رمی جمرہ کے کچھ واجبات ہیں اور کچھ مستحبات۔

واجبات رمی

چنانچہ اس کے واجبات سات ہیں۔ (۱) نیت کرنا جیسا کہ حج کے ہر عمل سے پہلے بالوضاحت اس کی نیت واجب ہوتی ہے۔ جس میں ادا یا قضا' اصالت یا نیابت وجوب یا استحباب کی وضاحت کی جاتی ہے (۲) وقت وہ عید کے دن طلوع آفتاب سے لے کر اس وقت تک ہے جبکہ غروب آفتاب میں صرف قربانی کرنے یا حلق یا تقصیر کرنے کا وقت باقی رہ جائے۔

sibtain.com

(نوٹ) اگر کوئی شخص اس دن جمرہ عقبہ کو کنکر مارنا بھول جائے تو ۱۱' ۱۲' ۱۳ ذی الحجہ تک اسے ادا کر سکتا ہے اور اگر ۱۳ تک یاد نہ آئے تو اس کا وقت ختم ہو جائے گا اور اگلے سال خود یا بذریعہ نائب اس فرض کو ادا کرے گا۔ (۳) سات کنکر مارنا (۴) پھینکنا صادق آئے صرف کنکر کا جمرہ پر رکھ دینا کافی نہیں ہے۔ (۷) ترتیب کا ملحوظ خاطر رکھنا کہ پہلے رمی کی جائے اس کے بعد قربانی کی جائے اور آخر میں حلق یا تقصیر کی جائے ان کنکروں کو کیسا ہونا چاہیے ؟ اس کی تفصیل وقوف مشعر الحرام کے مستحبات کے عنوان کے ذیل میں بیان کی جا چکی ہے۔

کنکر مارنے کے مستحبات

اور یہ مستحبات بارہ ہیں۔ (۱) کنکر مارنے والا حدث سے پاک ہو یعنی غسل یا وضو کیے ہوئے ہو۔ (۲) زوال آفتاب کے وقت کنکر مارے جائیں۔ (۳) رمی کیلئے جاتے وقت سکینہ و وقار کے ساتھ جائے۔ (۴) جمرہ اور رمی کرنے والے کے درمیان کم از کم دس ہاتھ کا فاصلہ ہو اور اگر پندرہ ہاتھ کا ہو تو افضل ہے۔ (۵) بائیں ہاتھ میں کنکر لیکر دائیں ہاتھ سے مارے جائیں (۶) مخصوص طریقہ پر مارے یعنی انگوٹھے کے اوپر والے پور پر رکھ کر انگشت شہادت کے ناخن سے مارے (۷) پاپیادہ مارے اگرچہ سوار ہو کر مارنا بھی جائز ہے۔ (۸) پشت بہ قبلہ ہو کر جمرہ کے سامنے والے رخ کی طرف سے مارے (۹) جمرہ کے قدرے دائیں طرف سے ہو کر مارے (۱۹) بائیں ہاتھ میں کنکر لے کر یہ دعا پڑھے۔ "**اللھم هذه حصياتی فا حصهن وارفعهن فی عملی** (۱۱) ہر کنکر مارتے وقت تکبیر کہے اور دعا پڑھے (اس وقت کی ایک مخصوص دعا ہے) (۱۲) جب کنکر مار کر واپس لوٹے تو اس وقت کی خاص دعا پڑھے جو یہ ہے **اللھم بك وثقت و عليك توكلت فنعم الرب و نعم المولى و نعم النصير**

قربانی کا بیان

حج تمتع کے واجبات میں سے پانچواں اور اعمال منی میں سے دوسرا عمل قربانی کرنا ہے جو کہ فریضہ حج کی روح رواں ہے اور یہ ہر شخص کی طرف سے ایک قربانی واجب ہے اور اگر ایک سے زائد کی جائے تو مستحب ہے جس کی کوئی حد بندی نہیں ہے اور اس میں نیت کرنا بھی واجب ہے دور جاہلیت میں قربانی کے جانور کا خون خانہ کعبہ کی

sibtain.com

دیواروں پر لگاتے تھے اور اسے قرب خدا کا ذریعہ جانتے تھے۔ خدا نے یہ جاہلانہ رسم مٹاتے ہوئے۔ یہ آیت نازل فرمائی۔ **لن ینال الله لحومها ولا دمائها و لکن یناله التقوی (حج)** خدا تک قربانی کا گوشت اور اس کا خون نہیں پہنچتا بلکہ اس تک صرف تقوی پہنچتا ہے"

قربانی کے واجبات مخفی نہ رہے کہ۔

واجبات و شرائط کل آٹھ ہیں۔

ا۔ قربانی کا جانور اونٹ یا گائے یا بھیڑ و بکری ہونا چاہیے۔

۲۔ سن یعنی جانور اگر اونٹ ہے تو چار سال کا ہو اور پانچویں میں داخل ہو اور بکری ہے تو ایک سال کی ہو اور دوسرے میں داخل ہو گوسفند ہے تو چھ ماہ کا ہو اور ساتویں ماہ میں داخل ہو اگرچہ احوط یہ ہے کہ اونٹ پورے پانچ سال کا ہو اور چھٹے میں داخل ہو۔

۳۔ صحیح و سالم ہو عیب دار جانور کی قربانی جائز نہیں ہے اور عیب دار ہونا ایک عرفی چیز ہے جس چیز کو عرف عام میں عیب و نقص کہا جائے اور اس کی وجہ سے حیوان کی قیمت میں کمی واقع ہو جائے تو اسے عیب تصور کیا جائے گا بنا بریں لنگڑے' لولے' اندھے' کانے' بیمار' کان کٹے' دم کٹے' اندرے سینگ ٹوٹے' خصی' بہت کمزور' اور بہت بوڑھے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے۔ بکری دو سال کی ہو اور تیسرے میں داخل ہو اور گوسفند ایک سال کا ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو۔

توضیح

اگر کان وغیرہ میں صرف سوراخ ہو مگر کان کا کوئی حصہ ضائع نہ ہوا ہو یا باہر سے

sibtain.com

سینگ ٹوٹا ہوا ہو اور اندر کا حصہ موجود ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ ایسے جانور سے بھی اجتناب کیا جائے۔

۴۔ روز عید قربانی کی جائے اور اگر کوئی شخص کسی عذر کی بنا پر بروز عید نہ کر سکے تو تیرہ ذوالحجہ بلکہ آخر ذوالحجہ تک کر سکتا ہے۔ اگرچہ عمداً تاخیر کرنے سے آدمی گناہگار ہو جاتا ہے مخفی نہ رہے کہ یہ رعایت صرف حجاج کیلئے ہے اور شہروں اور عام لوگوں کیلئے مستحبی قربانی صرف ۱۲ ذی الحجہ تک کی جا سکتی ہے

۵۔ یہ قربانی منیٰ کی حدود کے اندر کی جائے اور اس ذبح شدہ جانور کو منیٰ سے باہر نہ لے جایا جائے۔

۶۔ احتیاط وجوبی یہ ہے کہ اس گوشت کے تین حصے کیے جائیں۔ (۱) اپنے کھانے کیلئے۔ اس حصے میں سے کچھ کھائے۔ (۲) صدقہ کرنے کیلئے کیونکہ قربانی کا مقصد ہی غریبوں کی ضیافت ہے۔ (۳) پڑوسیوں کو ہدیہ دینے کیلئے اور اگر کوئی سارا حصہ نہ لے تو صرف ایک فقیر مومن کو کچھ حصہ صدقہ اور کسی ایک مومن ہمسایہ کو کچھ ہدیہ دے دے اور اگر کوئی نہ لے یا کوئی نہ ملے تو یہ بری الذمہ ہے۔

۷۔ ترتیب یعنی پہلے رمی جمرہ عقبہ پھر قربانی بعد ازاں حلق یا تقصیر۔ اور اگر کوئی شخص اس ترتیب کی خلاف ورزی کرے تو گناہ گار ہو گا مگر اعادہ لازم نہیں ہے اگرچہ احوط ہے۔

۸۔ اگرچہ منصور قول یہ ہے کہ واجبی قربانی میں کئی حاجیوں کی شرکت کا جواز قوت سے خالی نہیں ہے مگر مشہور علم جواز ہے اور احوط یہی ہے کہ قول مشہور کی مطابق عمل کیا جائے ہاں البتہ مستحبی قربانی میں نہ صرف سات بلکہ ستر افراد کی

شرکت کے جواز پر فقہاء کا اتفاق ہے ہاں اپنے ہاتھ سے جانور کا ذبح کرنا ضروری نہیں ہے اگرچہ مستحب ہے۔ اسی طرح ذبح کے وقت حاضر ہونا بھی ضروری نہیں ہے بلکہ صرف مستحب ہے اور نیت ذبح کرنے والا کرے گا اگرچہ مستحب یہ ہے کہ وہ دونوں نیت کریں اور اگر کوئی شخص قربانی کا جانور خرید نے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اس پر واجب ہے کہ قربانی کے عوض دس روزے رکھے تین روزے مسلسل موسم حج میں رکھے (افضل یہ ہے کہ ۷، ۸، ۹ ذی الحجہ کو رکھے ویسے تمام ذی الحجہ میں رکھے جا سکتے ہیں) اور سات واپس وطن پہنچ کر رکھے جن میں تسلسل ضروری نہیں ہے۔

قربانی کے مستحبات

اور یہ مستحبات چھ ہیں (۱) یہ جانور موٹا تازہ ہو (۲) افضل یہ ہے کہ اونٹ ہو اس کے بعد گائے بعد ازاں بھیڑ بکری (۳) اونٹ اور گائے ہو تو مادہ ہو۔ بھیڑ بکری کی قسم سے ہو تو نر ہو۔ (۴) گو سفید ہو تو سیاہ یا سیاہی مائل ہو۔ (۵) خود ذبح کرے اور اگر نہ کر سکتا ہو تو پھر چھری ہاتھ میں لے اور دوسرا شخص اس کے ہاتھ کو دبائے اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو ذبح کے وقت حاضر ہو اور ذابح کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے (۶) ذبح کے وقت رو بقبلہ ہو کر یہ دعا پڑھے۔

وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفاً مسلما و ما انا من المشرکین ان صلواتی و نسکی و محیای و مماتی لله رب العالمین لا شریك له و بذالك امرت و انا من المسلمین اللهم منك و لك بسم الله و بالله والله اکبر

sibtain.com

اللھم تقبل منی"

حلق یا تقصیر

حج تمتع کے واجبات میں سے چھٹا واجب اور بروز عید قربان اعمال منیٰ میں سے تیسرا عمل حلق یا تقصیر ہے مشہور و منصور قول یہ ہے کہ جو شخص پہلی بار حج ادا کر رہا ہو یا جس کے سر کے بال شہد یا گوند کیساتھ جڑے ہوئے ہوں یا جس کے بال وسط سے بندھے ہوئے ہوں اس کیلئے سر کے بال منڈوانا واجب ہیں اور جو ایسا نہ ہو اس کیلئے حلق اور تقصیر (سر یا ریش یا مونچھ کے چند بال کٹوانے یا ناخن کٹوانے) میں اختیار ہے اور عورت کیلئے حلق نہیں ہے بلکہ اس کیلئے تقصیر متعین ہے اور جو شخص بالکل گنجا ہو اس کیلئے تقصیر لازم ہے اور احوط یہ ہے کہ سر پر استرا بھی پھروائے باقی ماندہ اعمال حج بجا لانے کیلئے مکہ جانے سے پہلے حلق یا تقصیر واجب ہے اور اگر کوئی شخص بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے حلق یا تقصیر کیے بغیر منیٰ سے باہر چلا جائے تو حتی الامکان اگر اس کیلئے واپس منیٰ آنا ممکن ہو تو وہاں یہ عمل بجا لانا لازم ہے اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو یا سخت زحمت کا باعث ہو تو پھر جہاں بھی ہو وہیں حلق یا تقصیر کرے البتہ اس صورت میں احوط یہی ہے کہ وہ بال یا ناخن منیٰ بھیجے تا کہ وہ وہاں دفن کیے جائیں۔

توضیح

مخفی نہ رہے کہ احرام باندھنے سے جو چیزیں حرام ہو جاتی ہیں حلق یا تقصیر کرنے کے بعد واے تین چیزوں کے باقی سب حلال ہو جاتی ہیں اور وہ تین چیزیں یہ ہیں (۱) شکار (۲) عورت (۳) اور خوشبو پس حاجی جب مکہ جا کر طواف حج کرے گا تو خوشبو

حلال ہو جائے گی اور جب طواف النساء کرے گا تو عورتیں بھی حلال ہو جائیں گی باقی رہا شکار تو حرم کے اندر شکار ہر حال میں حرام ہے اگرچہ آدمی محرم نہ ہو۔

حلق یا تقصیر کے مستحبات کا تذکرہ

حلق یا تقصیر کرتے وقت نیت اور قصد قربت تو بہر حال واجب ہے اس کے علاوہ اس میں چند امور مستحب ہیں۔ (۱) دائیں طرف سے منڈوانے کی ابتدا کرنا اور بائیں جانب پر اختتام کرنا۔ (۲) روبہ قبلہ ہو کر سر منڈوانا (۳) بسم اللہ پڑھنا اور یہ دعا پڑھنا **الھم اعطنی بکل شعرۃ نوراً یوم القیامتہ**

(۴) اپنے خیمہ کے اندر ان بالوں کو دفن کرنا۔

حج تمتع کے باقیماندہ سات اعمال کا بیان

sibtain.com

ان اعمال منیٰ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد حج تمتع کے سات عمل باقی رہ جاتے ہیں جن میں پانچ اعمال یہ ہیں۔

۱۔ طواف حج کرنا ۲۔ اس کی دو رکعت نماز پڑھنا (۳) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا (۴) طواف النساء کرنا (۵) اور اس کی دو رکعت نماز پڑھنا یہ پانچوں اعمال مکہ مکرمہ میں ادا کیے جاتے ہیں اور دو یہیں منیٰ میں انجام دیے جاتے ہیں (۱) گیارہ وبارہ ذی الحجہ کی شب باشی (۲) گیارہ وبارہ ذی الحجہ کو دن کے وقت تینوں جمروں کو کنکریاں مارنا اگر کوئی شخص عید کے دن اعمال منیٰ بجالا کر نڈھال نہ ہو جائے (جیسا کہ اکثر لوگ ہو جاتے ہیں) بلکہ جسم میں تاب و توانائی باقی ہو تو افضل یہ ہے کہ اسی دن (بروز عید) اعمال منیٰ سے فارغ ہو کر سیدھا مکہ جائے اور وہاں جا کر مذکورہ بالا پانچ واجبات حج تمتع

بجالائے اور وہ یہ ہیں

۱۔ طواف حج (جسے طواف زیارت بھی کہا جاتا ہے) بجالائے اس طواف کی کیفیت' اس کے واجبات اور مستحبات بعینہ وہی ہیں جو طواف عمرہ کے سلسلہ میں بیان ہو چکے ہیں صرف اس کی نیت اس سے جدا ہے۔

۲۔ اس طواف کی دو رکعت نماز ہے اس کی ادائیگی کا طریقہ کار بھی وہی ہے جو طواف عمرہ کی نماز کا بیان کیا جاچکا ہے۔

۳۔ صفاء و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ اس سعی کی کیفیت اور اس کے شرائط' واجبات' مستحبات اور مکروہات وہی ہیں جو عمرہ تمتع کی سعی کے ہیں جو تفصیل سے پہلے ذکر ہو چکے ہیں

۴۔ طواف النساء سعی کے بعد طواف النساء واجب ہے۔ اس کا طریقہ کار' اس کے فرائض سنن اور دیگر آداب وغیرہ بعینہ وہی ہیں جو طواف حج وغیرہ کے ہیں اگر فرق ہے تو صرف نیت کا اور اس کی ادائیگی کے بغیر مرد کیلئے عورت اور عورت کیلئے مرد حلال نہیں ہوتا۔

۵۔ اس طواف کی دو رکعت نماز اس کی کیفیت وہی ہے جو طواف عمرہ و حج کی نماز کی ہے۔ سوائے نیت کے اور کوئی فرق نہیں ہے پھر اسی دن بروز عید واپس منیٰ چلا جائے۔ تاکہ حج کے باقیماندہ دو عمل وہاں بجالاسکے (۱۲/۱۱ ذی الحجہ کی منیٰ میں شب باشی اور ۱۲/۱۱ ذی الحجہ کے دن کے وقت رمی جمرات) اور کوئی شخص تھکاوٹ وغیرہ کی وجہ سے بروز عید مکہ جاکر یہ مذکورہ بالا اعمال نہ بجالا سکے تو ۱۱ ذی الحجہ تک بلکہ ۱۲ تک بلکہ بعض صورتوں میں ۱۳ تک ان کو موخر کیا جاسکتا اگرچہ احوط یہ ہے کہ ۱۱

sibtain.com

ذی الحجہ سے زیادہ انہیں موخر نہ کیا جائے۔

توضیح

واجب یہ ہے کہ مذکورہ بالا پانچوں اعمال کو بروز عید منیٰ والے تین اعمال کے بعد بجا لایا جائے۔ اور ان کو ان پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے مگر دو صورتوں میں (۱) وہ عورت جسے اندیشہ ہے کہ منیٰ سے مکہ واپسی تک وہ حیض یا نفاس میں مبتلا ہو جائے گی۔ (۲) وہ بوڑھا یا کمزور آدمی جو منیٰ سے واپسی پر کثرت اژدہام کی وجہ سے یہ اعمال نہ بجالا سکتا ہو ان کیلئے جائز ہے کہ منیٰ جانے سے پہلے یہ اعمال بجالائیں۔ اگرچہ ان کیلئے بھی احوط یہ ہے کہ منیٰ سے واپسی پر اگر ممکن ہو تو ان اعمال کا اعادہ کریں۔ اور اگر کوئی عورت اعمال منیٰ کے بعد مکہ واپسی پر ان مذکورہ بالا اعمال کی ادائیگی سے پہلے حیض یا نفاس میں مبتلا ہو جائے تو ذی الحجہ کے آخر تک ان اعمال کی ادائیگی کو موخر کر سکتی ہے اور اگر قافلہ کے چلے جانے یا کسی اور وجہ سے آخر ذی الحجہ تک وہ وہاں نہ ٹھہر سکتی ہو تو پھر طواف حج اور اس کی نماز کیلئے کوئی نائب بنائے گی۔ بعد ازاں سعی خود کرے گی اور پھر طواف نساء اور اس کی نماز کیلئے بھی کسی کو اپنا نائب بنائے گی اور اس طرح اعمال حج سے فارغ ہو جائے گی۔

۱۲/۱۱ ذی الحجہ کی راتیں منیٰ میں گزارنا

حج تمتع کا بارہواں واجب یہ ہے کہ گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کی دونوں راتیں منیٰ میں گذاری جائیں ان میں اور کچھ واجب نہیں ہے صرف نیت کر کے شب باشی واجب ہے اور سوائے درج ذیل صورتوں کے یہ راتیں منیٰ کے علاوہ کسی اور جگہ گذارنی جائز

نہیں ہیں اور وہ صورتیں یہ ہیں۔

(۱) مکہ مکرمہ میں ساری رات عبادت خدا میں گذاری جائے اور حوائج ضروریہ کے علاوہ اور کوئی کام نہ کیا جائے۔

(۲) کوئی اور معقول عذر ہو۔ جیسے چرواہے' حاجیوں کو پانی پلانے والے یا وہ لوگ جن کو منیٰ میں جان و مال کا خوف ہو یا جیسے بیمار اور اس کا تیماردار

مسئلہ ۱۔ جس شخص نے احرام حج کی حالت میں شکار کیا ہو یا اپنی عورت سے مباشرت کی ہو اس کیلئے تیرہ ذی الحجہ کی رات بھی منیٰ میں گذارنا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۔ نیز یہ بھی خیال ہے کہ شب باشی غروب آفتاب سے لے کر نصف شب کے بعد تک واجب ہوتی ہے اس کے بعد کہیں جانا چاہے تو جا سکتا ہے اگرچہ افضل یہ ہے تمام رات وہیں گذاری جائے اور احوط یہ ہے کہ طلوع صبح صادق سے پہلے مکہ میں داخل نہ ہو۔

اور اگر کوئی شخص اس واجب کو بلا عذر ترک کرے یعنی منیٰ میں شب باشی نہ کرے تو اس پر بطور کفارہ ایک بکری واجب ہے۔

۱۱/۱۲ ذی الحجہ کو رمی جمرات کرنا

حج تمتع کا تیرہواں اور آخری واجب گیارہ' بارہ ذی الحجہ۔ منیٰ میں تینوں جمروں (جمرہ اولیٰ' جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبہ) کو کنکریاں مارنا ہے اور جس شخص پر تیرہ ذی الحجہ کی رات منیٰ میں بسر کرنا واجب ہے اسے ۱۳ ذی الحجہ کو بھی رمی جمرات کرنا پڑے گی۔

sibtain.com

ایضاح

مخفی نہ رہے کہ اس رمی جمرات کے واجبات، مستحبات اور آداب وہی ہیں جو قبل ازیں جمرہ عقبہ کو کنکر مارنے کے ذیل میں بیان کئے جاچکے ہیں۔

مسائل واحکام

مسئلہ ۱۔ اگرچہ دن کے کسی بھی وقت رمی جمرات کی جاسکتی ہے مگر زوال کا وقت افضل ہے۔

مسئلہ ۲۔ کنکر مارنے میں ترتیب کا ملحوظ رکھنا بھی ضروری ہے اور اگر ترتیب میں خلل پڑجائے تو ازسرنو اس طرح کنکر مارے کہ ترتیب حاصل ہو جائے۔

مسئلہ ۳۔ کسی عذر شرعی کی بنا پر رات کو بھی رمی جمرات کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۴۔ اگر کسی دن رمی ترک ہو جائے تو اسے اگلے دن پہلے اس کی قضا کرے پھر اس دن کے کنکر مارے اور اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے اور غروب تک تندرستی کی امید نہ ہو تو اسے چاہیے کہ کنکر مارنے کیلئے اپنا کوئی نائب بنائے۔

مسئلہ ۵۔ اگر کوئی شخص عمداً رمی جمرات ترک کردے تو اس سے حج باطل تو نہ ہوگا اور وہ شخص محل بھی ہو جائے گا مگر بعض فقہاء کا قول ہے کہ اگر ممکن ہو تو سال آئندہ ایسا آدمی حج کی قضا کرے۔ واللہ العالم

مسجد خیف کے اعمال؟

مسجد خیف (جو کہ بمقام منیٰ ایک عظیم المرتبت مسجد ہے) اس کے متعلق احادیث میں وارد ہے کہ منیٰ سے نکلنے سے پہلے اس میں ایک سو رکعت پڑھنا

sibtain.com

ستر سال کی عبادت کے برابر ہے اس لئے مستحب یہ ہے کہ منیٰ کے دوران قیام میں حاجی اپنی تمام فرض و سنت نمازیں مسجد خیف میں پڑھے اور اگر تمام نہیں تو بعض ضرور پڑھے۔ روایت میں وارد ہے کہ جو شخص مسجد میں ایک سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اسے ایک بندہ کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور جو سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے اسے ایک نفس کو زندہ کرنے کا ثواب مل جاتا ہے اور جو صرف سو بار الحمد اللہ کہے اسے عراقین کے اس خراج کے برابر ثواب ملتا ہے جسے اللہ کی راہ میں صرف کیا جائے۔ نیز مستحب ہے کہ طواف وداع کی خاطر مکہ جاتے وقت اس مسجد میں چھ رکعت نماز پڑھی جائے۔

طواف وداع

جو شخص مکہ والے پانچ اعمال بروز عید یا ۱۱ ذی الحجہ کو ادا کر چکا ہو وہ اگرچہ ۱۲ ذی الحجہ کو رمی الجمرات کے بعد جہاں جانا چاہے جا سکتا ہے مگر اس کے لئے افضل یہ ہے کہ ۱۲ کو منیٰ سے فارغ ہو کر اور مسجد خیف میں ۶ رکعت نماز نوافل پڑھ کر مکہ جائے اور غسل کر کے مکہ و مسجد الحرام میں داخل ہو اور وہاں جا کر طواف وداع ادا کرے۔

بعض مستحبات مکہ کا بیان

(۱) تا با مکان خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونا کیونکہ اس میں داخل ہونا رحمت خداوندی میں داخل ہونے کے مترادف ہے۔ اور اس سے نکلنا گناہوں سے نکلنے کا باعث ہے۔

(۲) جس قدر ہو سکے زیادہ سے زیادہ طواف کرنا۔ کیونکہ یہ نماز کی طرح عبادت ہے

بلکہ یہ حاجی کیلئے نماز نافلہ سے افضل ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آئمہ ھدیٰ اپنے والدین اہل ایمان اور اپنے اہل وعیال کیلئے طواف کرنا مستحب ہے اور آخر میں دو رکعت نماز طواف پڑھی جائے کہ یہ امر باعث اجر عظیم ہے اہل ایمان کی پوری جماعت کیلئے ایک طواف کو ہدیہ کیا جا سکتا ہے۔

(۴) مستحب ہے کہ سال کے دنوں کے برابر ۳۶۰ طواف کئے جائیں اور اتنی قدرت نہ ہو سکیں تو اتنے چکر ہی لگائے جائیں مخفی نہ رہے کہ سات چکروں کو ایک طواف کہا جاتا ہے۔

(۵) آئندہ سال دوبارہ حج کیلئے آنے کا عزم کرنا (۶) مکہ مکرمہ میں ایک قرآن ختم کرنا (۷) حطیم کے پاس جاکر دعاو پکار اور توبہ و استغفار کرنا کہ اسی جگہ خالق تواب نے جناب آدم کی توبہ قبول کی تھی (۸) مکہ میں اسلحہ ظاہر نہ کیا جائے (۹) مولد نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم (۱۰) اور جناب خدیجہؑ کے گھر جانا جہاں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ والہ وسلم رہا کرتے تھے (۱۱) مسجد ارقم میں جانا اور وہاں نماز پڑھنا (۱۲) غار حرا کی زیارت کرنا جہاں وحی کی ابتداء ہوئی تھی۔ (۱۳) جبل ثور والی غار دیکھنا جہاں حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم خدا نے پناہ لی تھی (۱۴) جناب ابو طالب کے گھر کی زیارت کرنا۔ (۱۵) جنت المعلیٰ۔ (۱۶) جناب عبد مناف (۱۷) جناب عبد المطلبؑ (۱۸) جناب آمنہ بنت وہب کی قبور مقدسہ کی زیارت کرنا (۱۹) جناب ام المومنین خدیجہ الکبریٰؑ کی قبر (جو کہ بمقام حجون ہے) کی زیارت کرنا (۲۰) جبل ابی قبیس پر چڑھنا جہاں شق القمر کا معجزہ رونما ہوا تھا۔

sibtain.com

عمرہ مفردہ کا بیان

چونکہ سابق اوراق میں کئی جگہ عمرہ مفردہ کا ذکر آیا ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اجمالا اس کا تذکرہ بھی کر دیا جائے سو مخفی نہ رہے کہ عمرہ مفردہ جو کہ سنت ہے سات اعمال کا مجموعہ ہے (۱) احرام جو کہ اولی الحل (وہ قریب ترین جگہ جہاں سے حرم شروع ہوتا ہے' سے باندھا جاتا ہے جبکہ دوسرے مواقیت سے بھی باندھا جاسکتا ہے۔ (۲) طواف کعبہ کرنا۔ (۳) اس کی دو رکعت نماز (۴) صفاء و مروہ کے درمیان سعی (۵) تقصیر (۶) طواف النساء (۷) اس کی دو رکعت نماز۔

عمرہء مفردہ اور عمرہء تمتع میں فرق

اس خیال کے پیش نظر کہ کسی کو عمرہء تمتع و عمرہء مفردہ کے درمیان اشتباہ نہ ہو یہاں ان کا باہمی فرق واضح کیا جاتا ہے اور یہ چند فرق ہیں۔ (۱) عمرہء مفردہ میں طواف النساء واجب ہے جبکہ عمرہ تمتع میں طواف النساء نہیں ہے۔

(۲) عمرہء مفردہ کا کوئی خاص وقت نہیں ہے بلکہ سال بھر میں کسی بھی وقت ادا کیا جا سکتا ہے جبکہ عمرہ تمتع کا وقت مخصوص ہے اور وہ یکم شوال سے لیکر نویں ذی الحجہ تک ہے (۳) عمرہء مفردہ میں محل ہونے کے لئے حلق یا تقصیر میں اختیار ہے جبکہ عمرہء تمتع میں تقصیر لازم ہے (۴) عمرہ مفردہ کا احرام اولی الحل سے باندھا جا سکتا ہے جبکہ عمرہ تمتع کا احرام صرف مخصوص مواقیت سے باندھا جاسکتا ہے۔

(۵) عمرہ تمتع میں ضروری ہے کہ حج و عمرہ ایک ہی سال میں ادا کئے جائیں جبکہ عمرہ مفردہ میں یہ ضروری نہیں ہے۔

مدینہ منورہ کی زیارات مقدسہ کا بیان

حجاج کو چاہئے کہ بیت اللہ سے روانگی کے بعد حج کی تکمیل کی خاطر مدینہ (حرم نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم) جائیں اور وہاں حضرت رسول خدا اور آئمہ بقیع کی زیارت کے شرف سے مشرف ہوں۔ حضرت رسول خدا فرماتے ہیں "جو شخص حج کرے مگر میری زیارت نہ کرے تو اس نے مجھ پر جفا کی ہے اور جو مجھ پر جفا کرے گا بروز قیامت میں اسے اس کی جفا کا بدلہ لوں گا اور جو میری زیارت کیلئے آئے گا تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا (وسائل الشیعہ)

اور امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں تمام اجح لقاء الامام (حج کا اتمام زیارت امام سے ہوتا ہے)(ایضا)

sibtain.com

لہذا حجاج بیت اللہ کو چاہئے کہ جہاں مسجد نبوی میں عبادت خدا کرنے کی سعادت حاصل کریں وہاں حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم خدا اور خاتون قیامت سلام اللہ علیہا (جوکہ اپنے گھر میں مدفون ہیں اور اس وقت وہ جگہ روضہ نبوی کی حدود میں داخل ہے) اور آئمہ بقیع یعنی حضرت امام حسن مجتبیٰ حضرت امام زین العابدینؑ حضرت امام محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر صادقؑ اور حضرت فاطمہ بنت اسد اس کی زیارت کے شرف سے اپنے آپ کو مشرف فرمائیں۔ اور بے پایاں ثواب سے دامن ایمان کو پر کریں۔ ان بزرگوں کی زیارت اور اس کے آداب کتب عبادات میں تفصیلا مذکور ہیں ان کی طرف رجوع کیا جائے۔ اس مختصر میں اس سے زیادہ تفصیلات کی گنجائش نہیں ہے۔ **واخردعوانا ان الحمد اللہ**

رب العالمین۔

باسمہ سبحانہ

(اظہار تشکر)

رسالہ شریفہ رجالیہ منیفہ منیۃ الناسکین جو مناسک حج پر ایک تحقیقانہ کاوش و کوشش ہے

جناب مستطاب الحاج لیاقت علی صاحب آف پیر محل حال وارد نیو پورٹ برطانیہ کی فرمائش پر علیحدہ لکھا گیا انہی کے اخراجات پر شائع کیا جا رہا ہے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

دعا ہے کہ خداوند عالم ان کی اس مخلصانہ کاوش کو شرف قبول عطا فرمائے اور ان کو بیش از بیش ایسے کارہائے خیر انجام دینے کی توفیق کرامت فرمائے اور ان کو اپنی اولاد اور دیگر متعلقین سمیت حوادث روزگار و گردش لیل و نہار سے محفوظ و مصون رکھے بحق النبی و آلہ وانا الاحقر

sibtain.com

۱۸ اکتوبر ۱۹۹۸

اہل ایمان کے لیے عظیم خوشخبری

ہم انتہائی مسرت کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ حضرت آیت اللہ علامہ شیخ محمد حسین نجفی کی شہرۂ آفاق تصانیف بہترین طباعت کے ساتھ منصۂ شہود پر آچکی ہیں۔

- **قرآن مجید مترجم** اردو مع خلاصۃ التفسیر منصۂ شہود پر آ گئی ہے جس کا ترجمہ اور تفسیر فیضان الرحمن کا روح رواں اور حاشیہ، تفسیر کی دس جلدوں کا جامع خلاصہ ہے جو قرآن فہمی کے لیے بے حد مفید ہے۔ اور بہت سی تفسیروں سے بے نیاز کر دینے والا ہے۔
- **فیضان الرحمن فی تفسیر القرآن** کی مکمل 10 جلدیں موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق ایک ایسی جامع تفسیر ہے جسے بڑے مباحات کے ساتھ برادران اسلامی کی تفاسیر کے مقابلے میں پیش کیا جاسکتا ہے مکمل سیٹ کا ہدیہ صرف دو ہزار روپے۔
- **زاد العباد لیوم المعاد** اعمال وعبادات اور چہاردہ معصومین کے زیارات، سر سے لیکر پاؤں تک جملہ بدنی بیماریوں کے روحانی علاج پر مشتمل مستند کتاب منصۂ شہود پر آ گئی ہے۔
- **سعادۃ الدارین فی مقتل الحسین** زیور طبع سے آراستہ ہو کر مومنین کے لیے آ گئی ہے۔
- **اعتقادات امامیہ** ترجمہ رسالہ لیلیہ سرکار علامہ مجلسیؒ جو کہ دو بابوں پر مشتمل ہے پہلے باب میں نہایت اختصار وایجاز کے ساتھ تمام اسلامی عقائد واصول کا تذکرہ ہے اور دوسرے باب میں مبدء سے لیکر لحد تک زندگی کے کام انفرادی اور اجتماعی اعمال و عبادات کا تذکرہ ہے تیسری بار بڑی جاذب نظر اشاعت کے ساتھ مزین ہو کر منظر عام پر آ گئی ہے ہدیہ صرف تیس روپے۔
- **اثبات الامامت** آئمہ اثنا عشری کی امامت وخلافت کے اثبات پر عقلی ونقلی نصوص پر مشتمل بے مثال کتاب کا پانچواں ایڈیشن
- **اصول الشریعہ** کا نیا پانچواں ایڈیشن اشاعت کے ساتھ مارکیٹ میں آ گیا ہے ہدیہ ڈیڑھ سو روپے۔
- **تحقیقات الفریقین اور اصلاح الرسوم** کے نئے ایڈیشن قوم کے سامنے آ گئے ہیں۔
- **قوانین الشریعہ فی فقہ الجعفریہ** (دو جلد)۔
- **وسائل الشیعہ** کا ترجمہ تیرہویں جلد بہت جلد بڑی آب وتاب کے ساتھ قوم کے مشتاق ہاتھوں میں پہنچنے والا ہے۔
- **اسلامی نماز** کا نیا ایڈیشن بڑی شان وشکوہ کے ساتھ منظر عام پر آ گیا ہے۔

مکتبۃ السبطین

296/9 بی، سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا